یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

عوام سے ... ... للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للہ ... بجا ر۔

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائین گی اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔ +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۴۷ | امرتسر۔ مورخہ ۲۸۔ فروری ۱۸۹۸ء روز دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۸۔ فروری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ

کیونکر ٹڈ

ایک محب ملک کے خیالات

اور

قابل قدر مشورے

ولایتی اشارات ۔ مرقومہ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی (از ۳۹ بینک سٹریٹ۔ ہلہڈ۔ گلاسگو سکاٹلینڈ)۔

امرتسری خط ۔ نوازشنامہ از امرتسر۔ دفتر وکیل ۵۔ جنوری۔ آج ۲۸۔ جنوری کو جمعہ کی فجر کے وقت ملا بڑی خوشی ہوئی۔ دفتر وکیل کو فدوی نے ایک پرانی کتاب بھیجی تھی جسپر لنڈن کا پتہ لکھا تھا جناب منشی محمد انشاء اللہ صاحب نے عاقلی سے ایک پوسٹ کارڈ گلاسگو کے پتہ پر بھی اسی ڈاک سے بھیجا۔ مین نے فوراً اطلاع دی۔ وہ مین ایک اخلاقی اطلاع لنڈن سے آئی جو مین جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت مین روانہ کرتا ہون۔

شکستہ پارے ۔ لاچار اقوم کی خدمت مین فدوی کو سخن چپاتی کی طرح توڑ توڑ کر تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ایک باعث یہ کہ ناظرین نہین تو سامعین پریشان ہین۔ اور دوسرا سبب یہ کہ لمبے مضمون نویس کو غیر معمولی لیاقت چاہیئے جو نہایت کم اشخاص کو نصیب۔ چھوٹے سے بڑا ہونا چاہیئے۔ یعنی گریبارے لکھنے کی لیاقت نہ ہو تو ایسے طول اور دلچسپ مضامین نہ لکھے جیسے وکیل مین تجارت اور دیگر بڑے مسئلون پر شایع ہوئے ہین۔ اور جنکو فدوی نے پڑھکر وہ واقفیت حاصل کی جو پہلے نہ تھی مین بھی اردو اخبار ہندوستان کے سب حصونکو مسلمین کو سناتا ہون۔ شاذ انمین سے کوئی قایل ہے کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ سب کا یہی خیال ہے کہ جو مادری زبان نہ سمجھے وہ جانور ہے۔ پنڈت جی کہتا سنا دین اور ارتھ بھی کہتے جادین اور مولوی صاحب ویسا ہی عربی سنا کر کرین۔ مگر اخبار نہ کہتا ہے نہ قرأت۔

لنڈن پوسٹ آفس ۔ برطانیہ مین بہت قسم کے انتظام مکمل ہین خصوصاً پوسٹ آفس کا۔ وکیل کا خط اُس گھر مین لنڈن مین گیا جہان خاکسار ۱۸۷۸ء مین مقیم تھا قبل میرے اس گھر مین رہنے کے ایک لکھنوی طالب علم اُسی گھر مین رہکر مرحوم ہوگیا تھا۔ لینڈ لیڈی (بہٹیاری) نہایت نیک شخص تھی نمعلوم اب وہ کہان ہے۔ اُس گھر پر جب پوسٹمن خط لے گیا تو جواب پایا کہ ہم عزیز احمد کو نہین جانتے دوبارا خط وہان گیا وہی جواب ملا۔ اور دوبارہ لفافے پر لکھا: "نمعلوم"۔ اتنے مین میری درخواست لنڈن آفس کو پہونچی اور خط آج ملا۔

ہندوستانی لنڈن مین ۔ حضرات کے بہت صاحبزادے لنڈن مین ہونگے۔ اکثر دے اپنا پتہ بدلدیتے ہین۔ اور گاہے کسی نہ کسی سبب بغیر اطلاع پتہ بدلنا ہوتا ہے۔ اس صورت مین مکتوب الیہ کو خط نہ پہونچے گا۔ اور اگر لفافے پر کاتب کا پتہ نہ ہو تو چند روز مین وہ خط ضایع ہوجاویگا۔ لہذا چاہیئے کہ ہماری لنڈن کالونی کے واسطے ایک مستقیم پتہ ہو۔ (۱) جناب مسٹر کوئیلم کی مسجد اور مکتب دور ہین اور وہان ہندوستانی علاوہ ملاحون کے تعداد مین صرف ایک دور (۲) ووکنگ مسجد و کالج لنڈن سے دور اور دونون کا رشتہ اسلام اور مسلمانون سے اُسی قدر جیسا حضرت موسیٰ کے وقت۔ (۳) نارتھ برک انڈین کلب۔ امپیریل انسٹیٹیوٹ اور انڈیا ہوس۔ غرضکہ سب کو اپنے مطلب سے کام۔ ہندو مسلمان کو کوئی پوچھتا نہین۔ انگریز مسلمان یہودی اور کرسٹان انگریز حکام کی مہربانی ہمپر بیکران۔ مگر جو لذت اپنے ہاتھ سے کھانے مین ہے۔ غیر کے ہاتھ سے نوالہ پانے مین نہین۔ مانا کہ برطانیہ معشوقہ ہے۔ کون نہین جانتا کہ معشوقہ بیوفا اور پر جفا ہوتی ہے۔

لنڈن ہندوستانی گھر ۔ یہ جھوٹ ہے کہ ہمارے معزز رؤسا ہند سخی نہین۔ ہمارا ملک بھولے نواب اور راجون سے بھرا ہے۔ لاکھا روپئے ہم امریکہ اور انگلستان کو بھیج چکے۔ مسٹر ویب۔ مسٹر کوئیلم۔ ڈاکٹر

لارڈ ٹامپسن وغیرہ کے ذرایع سے جو ہمارے گلدار دوستون نے ہماری خدمت کی اوسکا شکریہ ہم مدت العمر تک کرین تو تھوڑا ہے - اب ہمارے کھیت مین سونا چاندی اور جواہر پیدا نہین ہوتے ضرور ہے کہ ہم مرد پیدا کرین جیسے گذرے زمانہ مین پیدا ہوتے تھے - ولایتی محبت کی بابت میری یہ شہادت ہے کہ انگریزان ہمکو بہت چاہتی ہین - اور انگریز بچے ہم کو پیار کرتے ہین - مگر مذکر فرنگیون پر بہروسہ کرنا سخت حماقت ہے - امریکہ کے مرد بھی کچھ محبت رکھتے ہین - مگر کامیابی کے واسطے ضرور ہے کہ خدا رسول اور ملک کے فائدہ کے واسطے ہم سب کام انتظام اور ہوشیاری سے کرین - لندن مین ایک عام مسجد اور ریڈنگ روم فوراً بنانا چاہیئے - بلکہ ایک اور ہمارے ہزارہا ملاحون کے واسطے جو دریا کنارے لندن مین آتے ہین - اب دیکھیے کیا ہی افسوس مجھے ہوتا - گر وکیل کا خط واپس جاتا - فوراً ہین لندن آفس کو خبر بھیجتا ہون کہ وکیل کو یک ماہ تک گلاسگو کے پتہ تک بھیجے نہین - بندہ انگلینڈ مین نہین بلکہ سکاٹلینڈ مین ہے - اس ملک کے آدمی انگریز نہین سکاچ ہین - انگریز اور سکاچ قوم کے درمیان وہی دشمنی ہے جیسی شاہنامہ کے موافق درمیان توران اور ایران تہی - سکاچ قوم ایسے سخت الفاظ انگریزون کی بابت کہتے اور لکھتے ہین کہ گرانڈیسنز اسی طرح کرین تو سکاچ جو انڈیہ مین ہین ہمکو جیلخانہ مین بھیجین -

بہار کا دن - آج ۲۴ جنوری - یہ جاڑہ کا موسم نہایت نرم رہا - سردی نہین بلکہ بہار اسکو کہنا چاہیئے - قریب ۲۰ برس سے مین اس ملک مین ہون - ایسی کند سردی اس سے پہلے نہ دیکھی - ۱۰ - ۱ کلاک بعد ظہر کا وقت ہے - سورج چمک رہا ہے - چاول اور مٹن ابھی کھا چکے اور ایک پیالہ چار کا اور تھوڑی مٹھائی - حیدری اور عثمان سکول مین ہین - سکینہ باغ مین ہوا کھا رہی ہوگی - آخر الذکر کا ذہن ایسا تیز ہے کہ سکول جانے یعنے گھنٹون وہان بیفایدہ بیٹھنے سے اوسکے جسم اور ذہن کو نقصان پہونچتا ہے - بغدادی قاعدہ سیکھتی ہی اور ایک ہی روز مین اس نے مع راگ ایک گیت "اے باد بہار" سیکھ لیا - کیا خوب ہو گر فرنگستان کے سب بندرون مین جہان ہمارے ہندوستانی ملاح جاتے ہین ایک مولوی مقیم ہو جاوے - یہان بھی ایک مولوی کی گنجایش ہے - +

تجارت ہند - ہمکو ایک عظیم تجارت انجمن بنانا چاہیئے جسکی ہزارہا شاخین ہون - اور ہر ایک دوکان کا انتظام کوئی مولوی اور دو تین شاگرد کرین - شادی بھی فرنگستان مین کر سکین گے بلکہ بی بی کو ہندوستان سے لادین - اشیائے ہند رکھنا چاہیئے - مثلاً مربہ - اچار - گہنا - کتب - دوائیان وغیرہ - اصل دوکان لنڈن مین ہو - کارخانے دولت بٹورنے کے واسطے نہ چلائے جاوین - بلکہ خلق اللہ کے فایدہ کے واسطے بنا ور ہند سے ہم بسم اللہ کرین - +

تباہی اقوام اسلام - تین صدیون سے ہماری قوم کم ترقی کر رہی ہے - فرنگیون نے تمام امریکہ بسا دیا جہان بالکل حصہ نہ ملا - افریقہ بھی ہمارے قبضہ سے یوروپیون کے ہاتھ چلا جاتا ہے - براعظم یورپ مین ہماری قومی گھٹی ہوئی ہے - ایشیا مین علاوہ ٹرکی عربستان اور ایران کے ہماری قوم سب کہین محکوم ہے - نہ عربیون نہ ایرانیون نے اتنے بچے جنے ہین جتنے یورپ مین - یورپ کی آبادی دنیا کے سب حصون مین پہیل رہی اور ہماری آبادی جو انڈیا مین بڑھی اُس مین سے بیشمار قحط سے مر گئے - اور کروڑہا نصف مردہ یا فاقہ کش ہین - دنیا بھر مین مسلمانون کے مانند کوئی قوم بھوکی نہین - سرحد کے پٹھان البتہ مضبوط ہین اور ترکی سپاہی مگر غریب سب ہین قسمت کا لکھا مٹتا نہین - پھر بھی سب گناہ آدمی کی خطا اور ذمہ واری سے ہوتے ہین - خدا الرحمن الرحیم ہے اور اس مین سب نیک صفت ہین ہو الغنی بھی اُسکا نام ہے - میرے اعتقاد مین یہ ممکن ہے کہ سب بنی آدم پیٹ بھر کھانا نہ پاوین اور یہی ہماری دعا ہے - +

قوم کا بوجھ - انڈیا مین سب طرح کے آدمی ہین - سکول ماسٹر - پروفیسر - ڈاکٹر - بارسٹر - واعظ - زمیندار - کسان کاریگر اور بہت طرح کے آدمی ہین - مگر اخبار نویس کا ایسا بدنصیب آدمی کوئی نہین - ۱۵ یا ۱۶ مہینون سے حکم الٰہی سے مین نے بھی یہہ کام اختیار کیا - اب نہ رات کو چین نہ دن کو آرام - اختیار ہے کہ اس کام کو چھوڑ دون - مگر کروڑہا ہوت جن یا شیطان قحط کشتگان اور مظلومان یاد آتے ہین قسمت بھی صبر نہین بخشتی - فلاسفی الگ کھڑی ہو کر ہنستی ہے - واقعی جس طرح دریا بہتا ہے اُسی طرح قوم کے آدمی - ایک غریب مولوی کا اکلوتا بیٹا ۱۵ - یا ۱۶ برس کی عمر مین غیور کے کافر پنجے مین پڑا - بلکہ ابتک یہی حال - یا اللہ کیا اس عاصی سے بہتر لاکہا نوجوان ہند نہین - شکر تیرا کہ مجھکو جگایا -

بی بی کے ساتھہ سیر - آج ۲۸ جنوری - تیسرے پہر کو بی بی کے ساتھہ فندوی شہر کو گیا جو ہمارے محلہ سے متصل ہے - ہمارے محلہ ہلہڈ کو گلاسگو نہین کہتے - ½ ۲ کلاک (بجے) ہم دونون یہان سے روانہ ہوئے - بڑی بیٹی اور بیٹا سکول مین تہے اور چھوٹی بیٹی کیلون باغ مین کھیلتی تہی - باغ کا پھاٹک غریبخانہ سے ۲ منٹ ہے اور باغ کیلون نہایت خوبصورت ہے - ابھی پھول کم ہین اور پھل اس باغ مین کبھی نہین پیدا ہوا - یہ ملک پھلدار نہین - ندی کیلون باغ کے درمیان بہتی ہے - چار پل اس ندی پر باغ کے اندر ہین باوجودیکہ دو ان مین سے حد پر ہین چھوٹی بیٹی کو کیلون ندی کے کنارے اور تالاب کے نزدیک پایا جسمین بطخ ہین اور کنارے پر کبوتر مور وغیرہ - سکینہ کو ایک سیب اور مٹھائی دیکر ہم دونون بات چیت کرتے چلے اور نہایت عمدہ فوارے کے نزدیک جسپر سنہلی مورت ہے ہم گذرے - بعضے ہندوستانی ہنسین گے کہ جورو کے ساتھہ سیر کرتا ہے - آپ آیئے گا اپنی جورو کے ساتھہ نہ سیر کیجیے گا تو ضرور اور کسی کی جورو کے ساتھہ - ہان ایسی حرکت انڈیہ مین حرام ہوگی - یہان تو حلال ہے - +

بی بی سے علیحدگی - ½ ۳ کے قریب پرسس احمد کو ایک دوکان کے اندر جانے دیا اور فندوی ایک شاخ پوسٹ آفس کو گیا - پتہ بدلنے کی فارم مانگی - فارم فقط گلاسگو یا لوکل پتہ بدلنے کی تہی اس واسطے دوسری مانگی - اُسپر لکھکر کہ جو خط لنڈن کے پتہ سے آوین گلاسگو بھیجے جاوین - لنڈن کے پوسٹماسٹر کی خدمت مین روانہ کیا - اب وکیل مجھے لنڈن سے ملیگا - باوجودیکہ ایک دو روز کی دیری ہوگی - اور تین ہفتے مین جناب سینجر وکیل میرے اصل پتے سے واقف ہو جاوینگے - پوسٹ آفس بلکہ سب آفس اور دوکان اس ملک مین کاغذی لڑکون - رنڈیون اور بیوقوفان سے بھری ہین - کوئی اُن مین سے نیک ہے کوئی بد - جیسا کہ سب کہین - عزت اور عصمت کا لحاظ ہے روزی اور دولت کمانیکا + **کٹلر** - میرا سفر شہر مین کٹلر (چھری چاقو بنانے والا) کی دوکان تک تہا - دو روز ہوئے ایک سان گر کے کارخانہ مین مین نے عثمان فرزندم کا آرہ اور اپنا چاقو تیز کرنے کو دیا تہا - کل نہ جا سکا تہا - آج دونو اوزار کو درست پایا اور ۹ پنس اُسے اجرت کے دیئے - اُس نے کام خوب کیا - واقعی وہ لوہار یا کاردگر نہین - فقط پتھر کے پہیون کل سے چلا کر لوہے کے اوزارون کو تیز کرتا ہے - اس کارخانے سے میری ملاقات مدت سے ہے - سان گر بولا کہ بیس برس ہوئے جب ہمنے کارخانہ گلاسگو مین کھولا تہا تب ہم ہی اکیلے یہ کاریگری کرتے تہے - اب گلاسگو مین ایسے چالیس پچاس کارخانے ہین - ہمارے دوست خلیفہ وزیر علی چھپرہ کے حجام جو ابھی اپنے جہاز پرُوم مین ٹھہرے ہین چاہتے ہین کہ وہین سے اپنے اوزار درست کرا دین -

چھپرہ کے مسلمان - آج فجر کو جہاز سٹی آف وینس گلاسگو سے لورپول گیا - اُس مین چھپرہ کے حجام خلیفہ تہا ہین - سٹیمر پرُوم مین ہمارے لایق دوست قاضی عبدالرحیم ہین اور خلیفہ وزیر علی - کل رات کو خلیفہ صاحب نے میرے اور عثمان کے سر کو ہلکا کیا - اگر یہ کام ہمنے سکاچ حجام کی دوکان مین کرایا ہوتا تو ہمکو ایک شلنگ دینا ہوتا - ایسی ہی مہربانی خلیفہ صاحب نے ہم دونون کے ساتھہ تین ماہ ہوئے کی تہی چند روز مین ایک اور سٹیمر آنے والی ہے جسمین خلیفہ رمضان ہین وہ بھی چھپرہ کے باشندہ ہین - اب یہ وہ زمانہ ہے کہ چاہے سید ہو یا مغل شیخ ہو یا پٹھان کوئی کام کرنے سے شرم نکرے - خصوصاً ملاحون اور سپاہیون کے کام مین شرم نہین - مسلمانان ہند کو انگریزی راج کے طفیل سے یہ عمدہ سبق ملا کہ سید اور چمار دونو بنی آدم ہین - امتیاز و فرق ہے تو صرف لیاقت سے - +

راستی غیر مصلحت - دروغ مصلحت آمیز ایک مثل ہے جو اصل مین حضرت سعدی سے شروع نہ ہوئی - سکاچ عیسائی یعنے فلاسفر مدت سے اسپر اعتقاد رکھتے ہین - ہم دروغ کو کسی حالت مین راستی نہین سمجھتے - سیاحت یا جلاوطنی مین بہت امور سے ہمکو واقفیت ہو جاتی ہے جنکی رپورٹ ہم راستی فتنہ انگیز

سمجھتے ہین اور جنکے اظہار کو ہم اس قدر غیر مصلحت سمجھتے ہین کہ گر کوئی آدن راز کو فاش کرے تو رپورٹر کی ہم تنبیہہ کرین بلکہ ایسا کر چکے۔ +

مسئلہ اخبار نویسی۔ اردو اخبار کے ایڈیٹر اور قدردان واقف ہونگے کہ حکام وقت خوب دل لگا کر خاکسار کے مضامین کو چہانتے ہین اور نور افشان و کرسچن ایڈووکیٹ ایسی کرسٹان اس فقیر کی تحریرات کے آگے کانپتے ہین۔ ہندو مسلمان پارسی یہودی بدہسٹ اور دیسی عیسائیون کو میری رائے بارپورٹ سے مطلق خوف نہین۔ مکار لوگ اور ظالم افسر بلاشبہ ڈرین۔ اخبار نویس کو سب طرح کے معاملات سے واقفیت رکہنا چاہیئے۔ علاوہ ازین اخبار نویس کو لاکہا اخبار خوانون کے دل کے بہید کو پوچہنا چاہیئے۔ اور اونکی خواہشات کو قبل اُسکے کہ عام کے مغز مین پیدا ہون بتلانا چاہیئے اخبار نویس دہوپ اور بارش کا کام کرتا ہے اور پبلک مثل باغ کے ہین۔ ہماری سرکار کو اطمینان رکہنا چاہیئے۔ کیونکہ صرف پاگل اور دشمن ملک ہندوستانی انگریزی راج کے خلاف ہین۔ یا ہو سکتے ہین۔

دفع قحط۔ مہترین مہم انڈیہ مین ہے فاقہ۔ ۴۰ برس مین قریباً دو کروڑ ہندوستانی قحط سے مرے ہین یعنی ۵ لاکہہ سالانہ اور اس مدت مین قریباً یکہزار ملین (ایک ارب) پونڈ انڈیہ سے انگلنڈ کو گیا ہوگا۔ بیس برس سے سرکار نے اہل ہند سے ۱½ ملین پونڈ سالانہ قحط دفع کرنے کو لینا شروع کیا مگر سرکار کا بندوبست جو قحط دور کرنے کو ہے وہ ہندوستانیون کو انڈیہ مین معلوم ہوگا۔ یہ دور اُفتادہ یہان سے دیکہہ نہین سکتا۔ ہان برطانیہ کے لوگ کہتے ہین کہ انڈیہ مین ہمیشہ قحط رہیگا۔ سبب یہی ہے کہ یہان کے باشندے جانتے ہین کہ انڈیہ سے ۲½ ملین پونڈز ماہوار انگلینڈ کو آتے ہین۔ اور نیز غلہ اور روئی اور لکڑی اور انگلینڈ سے انڈیہ کو ایک بچے کا کہانا بہی کبہی نہین جاتا۔ پہر انڈیہ مین قحط کیون نہو۔

تیلک کی فریاد۔ لارڈ ایلگن کے راج مین کئی ایک ہندو مسلمان قید خانہ مین ڈالے گئے اخبار انڈیہ بلکہ اہل کانگرس نے مسٹر تیلک نانو برادران اور منشی انبا پرشاد کی بابت بہت غل مچایا اور مچاتے ہین۔ مگر بدنصیب مسلمانون کو کوئی نہین پوچہتا۔ برٹش پبلک مولوی ہدایت رسول کے نام سے بہی ناواقف ہے جو غنیمت ہے کیونکہ مولوی صاحب جیل مین یکسال نہ رہتے گر ضمانت کے چند ہزار روپئے کہین سے آتے۔ یہ بہی اہل ہند کی ایک قسم کی وفاداری کا ثبوت ہے کہ گر کوئی بدنصیب ہندی گورنمنٹ کے عتاب سے قید ہو تو قوم اس طرح ڈرے جیسے لومڑی شیر سے۔ مسٹر تیلک اور نانو برادران کا مقدمہ ولایت تک ہوا۔ اور کروڑہا ہندو بلکہ چند مسلمان بہی پر از جوش و خروش رہے۔ خواہ ان ہندوؤن نے پولیٹکل پہلو سے خطا کی یا نہ کی۔ مولوی ہدایت رسول ایک ایماندار آدمی ہین جنکو عوام الناس پسند کرتے تہے۔ مولوی صاحب نے گر خطا کی تو وہ یہی ہوگی کہ سلطان المعظم کو مسلمان پوپ سمجہکر انکو بادشاہ کہا۔ امیر المومنین اور بادشاہی خطابون مین فرق کم ہے۔ ہر چند کہ شاہ جی یا شہنشاہ جی کسی کو مذہبی پہلو سے کہنا بغاوت نہین ہو سکتی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند یا تو ایسے خیر خواہ گورنمنٹ ہین کہ چاہے کچہہ ہو کبہی فریاد نہ کرین گویا کہ ایسا کرنا ماباپ کو رنج دینا ہے یا مسلمین کو اپنے مولویون کے ساتہہ ہمدردی کم ہے۔ +

مولوی ہدایت رسول۔ انشاء اللہ ہندو مسلمان کی دعا سے مولوی صاحب کی میعاد اب ختم ہوتی ہے۔ نور افشان ایسی کرسٹان البتہ خوش ہوتے گر مولوی صاحب کو دایم الحبس ملتی۔ مگر یہ تو سب کو معلوم ہے کہ گوری پادریون کے دلمین رحم نہین۔ یہان تک کہ گر حضرت عیسیٰ انکے پنجے مین پڑین تو انکو بہی قلی بنا کر کہین چند روپیون پر فروخت کر دین۔ بہر حال ہمکو تاریخ رہائی مولوی صاحب دریافت کر کے اونکو پنجرے سے کہلتے مرحبا کہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے۔ +

اُردو روزانہ۔ افسوس کہ ہماری پیاری اور وسیع زبان مین ایک روزانہ بہی قومی نہین اخبار عام ہر چند کہ قومی ہے تاہم ایک خاندان کے قابو مین ہے۔ خاندان معزز ہے مگر قومی بہبودی یا نجات ڈسپاٹک شخص یا اشخاص کے ذریعہ سے نہ ہوگی۔ سکندر ہانیبل نپولین سے دنیا کو فائدہ ہوا ہوگا لیکن قوم کو نہ ہوا۔ شخصی کام پائدار نہین۔ پیسہ اخبار اس قدر انگریزون کی تصاویر چہاپتا ہے کہ مجہے معلوم نہین کہ منشی محبوب عالم صاحب کیونکر قیامت کے روز اپنے صاحبونکو جگا دین گے۔ این صاحبان مین ایک صاحب ولیعہد یونان تہے!۔ روزانہ اخبار دہلی بچہ ہے۔ بمبئی کے روزانہ سب بیمار ہین اور باؤنے اودہ اخبار اچہا ہے مگر چاہیئے کہ سب روزانے ضوابط اور قانون سے مجبور ہون کہ کسی صورت مین اخبار سال مین ایک ہفتہ سے زیادہ بند نہ رہے۔ خصوصاً اس زمانہ مین کہ سرکار دولتمدار اردو اخبارون کے مطالعہ کا شوق رکہتی ہے۔ روزانہ اخبار بندگان حلقہ بگوش ہو سکینگے۔ دکن کے اخبارون سے مین کم واقف ہون۔ اور اور کلکتہ کا کوئی اخبار کبہی دیکہا نہین۔ +

مولویون کا روزانہ۔ ہندوستان مین بڑی ضرورت ہے کہ لاکہا مولویان ہندوستان ملکر ایک مفید انجمن ہو جاوین اور ایک روزانہ زندہ رکہین۔ جو غریب مولوی ہون انکو چاہیئے کہ روزانہ مفت مین ملے۔ مفلس اور خوشحال مولوی خاص و عام کے تئین ترغیب دین کہ اخبار کو خریدین۔ اخبار عام کی ایسی تقطیع ہو اور اُتنے صفحے یعنی ۸۔ اول صفحے مین ہمیشہ چند ابیات حمد اور نعت کے ہون اور ایک نظم جو روزانہ خبر کا آئینہ ہو صفحہ ۲ اور ۳ مین لیڈرز ہون صفحہ ۴ اور ۵ مین قومی اور لوکل خبرین وغیرہ صفحہ ۶ اور ۷ مین نامہ نگارون کے مضامین معہ قومی نظم و پند سودمند و حکایات وغیرہ صفحہ ۸ مین اشتہارات قیمت فی پرچہ یک پیسہ۔ اخبار کی فروخت سے جو فائدہ ہو وہ مولویون کی تعلیم اور انکے بچون یتیمون اور بیوگان کی پرورش کے واسطے ہو۔ شروع سے اس اخبار کا سرکیولیشن (اشاعت) یک لاکہہ چاہیئے۔ +

انڈیا اخبار۔ آج سنیچر ۲۹ جنوری کو کل کا انڈیا اخبار لنڈن سے ملا۔ اخبار موصوف ترقی کر رہا ہے قابل ذکر خبر یہی ہے کہ ایک انگریز لیڈی مس آلیسن گارلنڈ ہمراہ بابو صاحبان و مسٹر نوروجی انڈیہ کا جدل کر رہے ہین مسلمان کنارہ کش معلوم ہوتے ہین۔ نئے سلسلے کا یہہ نمبر ۴ ہے اور اسکے ریویو مین اس دفعہ ٹرائبیون لاہور اور ایڈووکیٹ لکہنو کا ذکر ہے جو غنیمت مضامین اچہے ہین مگر خشک جبتک ہندوستانی آرٹکلز (مضامین) نہ لکہین اخبار بے مزہ رہیگا۔ اردو اخبارونکا ترجمہ بہی چہپوانا چاہیئے۔ کیونکہ اردو ہی کا زبانی پہلو سے اوّل حق ہے۔ +

غیور سے لین دین۔ مذہبی بحث علیحدہ اب دنیا مین فقط مسلمانون ہی کی قوم باقی ہے جسکی بات کا اعتبار۔ جو وعدہ اور عہد شکن نہین۔ جو ہر پہلو سے معتبر ہے۔ ہمارے عیسائی دوست بھی مجبوراً اس شہادت کی تائید کرتے ہین بلکہ سب قایل ہین۔ دنیا بدکاری سے بہری ہے اور ہماری قوم بدکار اقوام سے ملکر شرابی زانی اور بے اعتبار ہوئی جاتی ہے۔ سب کچہہ ہمارے ہاتہہ سے گیا۔ اب ہمکو دین و ایمان و علم کو درست رکہنا چاہیئے۔ بعدش ہمکو سب کچہہ جلدی اور کمالیت سے ملجائیگا۔ قوم کے عقلا زبان اور قلم سے اشارہ کرین اور قومی جوانمرد نیک خیالات و تجاویز پر انتظامی طور پر عمل کرین۔ نہایت زودی سے ہم ایک آسودہ اور مکمل قوم ہو سکین گے۔ اور ہندو بہی ہماری خوشی مین حصہ لین گے۔ +

ہلال لورپول۔ جو انڈین مسلمان انگریزی سے واقف ہین اپنی ریڈنگ روم مین لورپول کرسنٹ کو ضرور رکہین۔ قومی پہلو سے مسٹر کوئیلم کی خدمت سے ہمین فائدہ ہوا ہے ہوتا ہے۔ اور نسبتاً بہت ہو سکیگا۔ ۲۶ جنوری کا کرسنٹ از سرتاپا دلچسپ ہے۔ پر سال لمبے اور خشک مضامین تہے۔ مگر امسال سے ترقی کے آثار نمودار ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کوئیلم سچے مسلمان ہین اور منصف مزاج مشرقی مسلمانون سے مسٹر کوئیلم کو وہ ہزارہا بلکہ قریباً یک لاکہہ روپئے ملے ہونگے ہر چند کہ امریکہ کے مسٹر ویب زیادہ لیگئے اور اور یہودی ڈاکٹر لائٹنر بہی مسٹر کوئیلم دل لگا کر محنت کرتے ہین اور بہترین طور انڈین مسلمانون کے واسطے مدد دینے کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور کے خریدار ہو جاوین۔ +

مسٹر کوئیلم۔ آپ سے عرض ہے کہ تبادلہ مین کرسنٹ اردو گجراتی بنگالی اخبارون کو بہیجتے رہیئے۔ اور انڈین اخبارون کو ہندوستانی سٹیمرز مین جو کثرت سے لورپول کو آتی ہین تقسیم کرا دیجئے۔ آپ کا بوقت ضرورت حق ہوگا کہ اُن سے زکوٰۃ کار خیر کے واسطے لیوین۔ (۲) مسٹر عبد القادر خان بی ایل کے نام کے پہلے پروفیسر چہپوا دیجئے (۳) ضرور ہر یک سٹیمر کو جب لورپول مین آوے دیکہئے اور ہندوستانی

لائٹنر۔ لارڈ ناتھبرک وغیرہ کے ذرایع سے جو ہمارے گلعذار دوستون نے ہماری خدمت کی اوسکا شکریہ ہم مدت العمر تک کرین تو تھوڑا ہے۔ اب ہمارے کھیت مین سونا چاندی اور جواہر پیدا نہین ہوتے ضرور ہے کہ ہم مرد پیدا کرین جیسے گذرے زمانہ مین پیدا ہوتے تھے۔ ولایتی محبت کی بابت میری یہ شہادت ہے کہ انگریزان ہمکو بہت چاہتی ہین۔ اور انگریز بچے ہم کو پیار کرتے ہین۔ مگر مذکر فرنگیون پر بھروسہ کرنا سخت حماقت ہے۔ امریکہ کے مرد بھی کچھ محبت رکھتے ہین۔ مگر کامیابی کے واسطے ضرور ہے کہ خدا رسول اور ملک کے فائدہ کے واسطے ہم سب کام انتظام اور ہوشیاری سے کرین۔ لنڈن مین ایک عام مسجد اور ریڈنگ روم فوراً بنانا چاہیئے۔ بلکہ ایک اور ہمارے ہزارہا ملاحون کے واسطے جو دریا کنارے لنڈن مین آتے ہین۔ اب دیکھیے کیا ہی افسوس مجھے ہوتا۔ گر وکیل کا خط واپس جاتا۔ فوراً ہین لنڈن آفس کو خبر بھیجتا ہون کہ وکیل کو یک ماہ تک گلاسگو کے پتہ تک بھیجے رہین۔ بندہ انگلینڈ مین نہین بلکہ سکاٹلینڈ مین ہے۔ اس ملک کے آدمی انگریز نہین سکاچ ہین۔ انگریز اور سکاچ قوم کے درمیان وہی دشمنی ہے جیسی شاہنامہ کے موافق درمیان توران اور ایران تہی۔ سکاچ قوم ایسے سخت الفاظ انگریزون کی بابت کہتے اور لکھتے ہین کہ گر انڈیسنز اسی طرح کرین تو سکاچ جو انڈیہ مین ہین ہمکو جیلخانہ مین بھیجین۔

بہار کا دن۔ آج ۲۴ جنوری۔ یہ جاڑہ کا موسم نہایت نرم رہا۔ سردی نہین بلکہ بہار اسکو کہنا چاہیئے۔ قریب ۲۰ برس سے مین اس ملک مین ہون۔ ایسی کند سردی اس سے پہلے نہ دیکھی۔ ۱۰-۱ کلاک بعد ظہر کا وقت ہے۔ سورج چمک رہا ہے۔ چاول اور مٹن ابھی کھا چکے اور ایک پیالہ چار کا اور تھوڑی مٹھائی۔ حیدری اور عثمان سکول مین ہین۔ سکینہ باغ مین ہوا کھا رہی ہوگی۔ آخر الذکر کا ذہن ایسا تیز ہے کہ سکول جانے یعنے گھنٹون وہان بیفایدہ بیٹھنے سے اوسکے جسم اور ذہن کو نقصان پہونچتا ہے۔ بغدادی قاعدہ سیکھتی ہی اور ایک ہی روز مین اس نے مع راگ ایک گیت "اے باد بہار" سیکھ لیا۔ کیا خوب ہو گر فرنگستان کے سب بندرون مین جہان ہمارے ہندوستانی ملاح جاتے ہین ایک مولوی مقیم ہو جاوے۔ یہان بھی ایک مولوی کی گنجایش ہے۔ +

تجارت ہند۔ ہمکو ایک عظیم تجارت انجمن بنانا چاہیئے جسکی ہزارہا شاخین ہون۔ اور ہر ایک دوکان کا انتظام کوئی مولوی اور دو تین شاگرد کرین۔ شادی بھی فرنگستان مین کر سکین گے بلکہ بی بی کو ہندوستان سے لادین۔ اشیائے ہند رکھنا چاہیئے۔ مثلاً مربہ۔ اچار۔ گہنا۔ کتب۔ دوائیان وغیرہ۔ اصل دوکان لنڈن مین ہو۔ کارخانے دولت بٹورنے کے واسطے نہ چلائے جاوین۔ بلکہ خلق اللہ کے فایدہ کے واسطے۔ بنادر ہند سے ہم بسم اللہ کرین۔ +

تباہی اقوام اسلام۔ تین صدیون سے ہماری قوم کم ترقی کر رہی ہے۔ فرنگیون نے تمام امریکہ بسا دیا جہان بالکل حصہ نہ ملا۔ افریقہ بھی ہمارے قبضہ سے یوروپیون کے ہاتھہ چلا جاتا ہے۔ براعظم یورپ مین ہماری قومی گھٹی ہوئی ہے۔ ایشیا مین علاوہ ٹرکی عربستان اور ایران کے ہماری قوم سب کہین محکوم ہے۔ نہ عربیون نہ ایرانیون نے اتنے بچے جنے ہین جتنے یورپ مین۔ یورپ کی آبادی دنیا کے سب حصون مین پہیل رہی اور ہماری آبادی جو انڈیا مین بڑھی اوس مین سے بیشمار قحط سے مر گئے۔ اور کروڑہا نصف مردہ یا فاقہ کش ہین۔ دنیا بھر مین مسلمانون کے مانند کوئی قوم بھوکی نہین۔ سرحد کے پٹھان البتہ مضبوط ہین اور ترکی سپاہی مگر غریب سب ہین قسمت کا لکھا مٹتا نہین۔ پھر بھی سب گناہ آدمی کی خطا اور ذمہ واری سے ہوتا ہین۔ خدا الرحمن الرحیم ہے اور اس مین سب نیک صفت ہین ہو الغنی بھی اوسکا نام ہے۔ میرے اعتقاد مین یہ ممکن ہے کہ سب بنی آدم پیٹ بھر کھانا نہ پاوین اور یہی ہماری دعا ہے۔ +

قوم کا بوجھ۔ انڈیا مین سب طرح کے آدمی ہین۔ سکول ماسٹر پروفیسر ڈاکٹر بارسٹر داعظ زمیندار کسان کاریگر اور بہت طرح کے آدمی ہین۔ مگر اخبار نویس کا ایسا بدنصیب آدمی کوئی نہین۔ ۱۵ یا ۱۶ مہینون سے حکم الٰہی سے مین نے بھی یہہ کام اختیار کیا۔ اب نہ رات کو چین نہ دن کو آرام۔ اختیار ہے کہ اس کام کو چھوڑ دون۔ مگر کروڑہا بہوت جن یا شیطان قحط کشتگان اور مظلومان یاد آتے ہین قسمت بھی صبر نہین بخشتی۔ خلاصی الگ کھڑی ہو کر ہنستی ہے۔ واقعی جس طرح دریا بہتا ہے اسی طرح قوم کے آدمی۔ ایک غریب مولوی کا اکلوتا بیٹا ۱۵-۱ یا ۱۶ برس کی عمر مین غیور کے رکاف اپنجے مین پڑا۔ بلکہ ابتک یہی حال۔ یا اللہ کیا اس عاصی سے بہتر لاکھا نوجوان ہند نہین۔ شکر تیرا کہ مجھکو جگایا۔

بی بی کے ساتھہ سیر۔ آج ۲۸ جنوری۔ تیسرے پہر کو بی بی کے ساتھہ فدوی شہر کو گیا جو ہمارے محلہ سے متصل ہے۔ ہمارے محلہ ہلہڈ کو گلاسگو نہین کہتے۔ ½ ۲ کلاک (بجے) ہم دونون یہان سے روانہ ہوئے۔ بڑی بیٹی اور بیٹا سکول مین تھے اور چھوٹی بیٹی کیلون باغ مین کھیلتی تہی۔ باغ کا پھاٹک غریبخانہ سے ۲ منٹ ہے اور باغ کیلون نہایت خوبصورت ہے۔ ابھی پھول کم ہین اور پھل اس باغ مین کبھی نہین پیدا ہوا۔ یہ ملک پھلدار نہین۔ ندی کیلون باغ کے درمیان بہتی ہے۔ چار پل اس ندی پر باغ کے اندر ہین باوجودیکہ دو ان مین سے حد پر ہین چھوٹی بیٹی کو کیلون ندی کے کنارے اور تالاب کے نزدیک پایا جسمین بط ہین اور کنارے پر کبوتر مور وغیرہ۔ سکینہ کو ایک سیب اور مٹھائی دیکر ہم دونون بات چیت کرتے چلے اور نہایت عمدہ فوارے کے نزدیک جسپر سنہلی مورت ہے ہم گذرے۔ بعضے ہندوستانی ہنسین گے کہ جورو کے ساتھہ سیر کرتا ہے۔ آپ آیئے گر اپنی جورو کے ساتھہ نہ سیر کیجیے گا تو ضرور اور کسی کی جورو کے ساتھہ۔ ہان ایسی حرکت انڈیہ مین حرام ہوگی۔ یہان تو حلال ہے۔ +

بی بی سے علیحدگی۔ ½ ۴ میل کے فاصلے پر مسس احمد کو ایک دوکان کے اندر جانے دیا اور فدوی ایک شاخ پوسٹ آفس کو گیا۔ پتہ بدلنے کی فارم مانگی۔ فارم فقط گلاسگو یا الوکل پتہ بدلنے کی تہی اس واسطے دوسری مانگی۔ اسپر لکھکر کہ جو خط لنڈن کے پتہ سے آوین گلاسگو بھیجے جاوین۔ لنڈن کے پوسٹماسٹر کی خدمت مین روانہ کیا۔ اب وکیل مجھے لنڈن سے ملیگا۔ باوجودیکہ ایک دو روز کی دیری ہوگی۔ اور تین ہفتے مین جناب مینیجر وکیل میرے اصل پتے سے واقف ہو جاوینگے۔ پوسٹ آفس بلکہ سب آفس اور دوکان اس ملک مین کثرت سے ہین۔ ہر گلی کوچہ مین دو تین دوکانین اور بیوگان سے بھری ہین۔ کوئی اشیا ایسی نہین کہ کوئی بد جیسا کہ سب کہین۔ عزت اور عصمت کا لحاظ ہے روزی اور دولت کمانیکا۔ +

کٹلر۔ میرا سفر شہر مین کٹلر (چھری۔ چاقو بنانے والا) کی دوکان تک تہا۔ دو روز ہوئے ایک سان گر کے کارخانہ مین مین نے عثمان فرزندم کا آرہ اور اپنا چاقو تیز کرنے کو دیا تہا۔ کل نہ جا سکا تہا۔ آج دونو اوزار کو درست پایا اور ۹ پنس اوسے اجرت کے دیئے۔ اوس نے کام خوب کیا۔ واقعی وہ لوہار یا کاردگر نہین۔ فقط پتھر کے پہیون کل سے چلا کر لوہے کے اوزارون کو تیز کرتا ہے۔ اس کارخانے سے میری ملاقات مدت سے ہے۔ سان گر بولا کہ بتیس برس ہوئے جب ہمنے کارخانہ گلاسگو مین کھولا تہا۔ تب ہم ہی اکیلے یہ کاریگری کرتے تھے۔ اب گلاسگو مین ایسے چالیس پچاس کارخانے ہین۔ ہمارے دوست خلیفہ وزیر علی چھپرہ کے حجام جو ابھی اپنے جہاز پرُوم مین ٹھہرے ہین چاہتے ہین کہ وہین سے اپنے اوزار درست کرا دین۔

چھپرہ کے مسلمان۔ آج فجر کو جہاز سٹی آف دینس گلاسگو سے لورپول گیا۔ اوس مین چھپرہ کے حجام خلیفہ تہا ہین۔ سٹیمر پرُوم مین ہمارے لائق دوست قاضی عبدالرحیم ہین اور خلیفہ وزیر علی۔ کل رات کو خلیفہ صاحب نے میرے اور عثمان کے سر کو ہلکا کیا۔ اگر یہ کام ہمنے سکاچ حجام کی دوکان مین کرایا ہوتا تو ہمکو ایک شلنگ دینا ہوتا۔ ایسی ہی مہربانی خلیفہ صاحب نے ہم دونون کے ساتھہ تین ماہ ہوئے کی تہی چند روز مین ایک اور سٹیمر آنے والی ہے جسمین خلیفہ رمضان ہین وہ بھی چھپرہ کے باشندہ ہین۔ اب یہ وہ زمانہ ہے کہ چاہے سید ہو یا مغل شیخ ہو یا پٹھان کوئی کام کرنے سے شرم نکرے۔ خصوصاً ملاحون اور سپاہیون کے کام مین شرم نہین۔ مسلمانان ہند کو انگریزی راج کے طفیل سے یہ عمدہ سبق ملا کہ سید اور چمار دونو بنی آدم ہین۔ امتیاز و فرق ہے تو صرف لیاقت ہے۔ +

راستی غیر مصلحت۔ دروغ مصلحت آمیز ایک مثل ہے جو اصل مین حضرت سعدی سے شروع نہ ہوئی۔ سکاچ عیسائی یعنے فلاسفر مدت سے اسپر اعتقاد رکھتے ہین۔ ہم دروغ کو کسی حالت مین راستی نہین سمجھتے۔ سیاحت یا جلاوطنی مین بہت امور سے ہمکو واقفیت ہو جاتی ہے جنکی رپورٹ ہم راستی فتنہ انگیز

سمجھتے ہین اور جنکے اظہار کو ہم اس قدر غیر مصلحت سمجھتے ہین کہ گر کوئی آدن راز کو فاش کرے تو رپورٹر کی ہم تنبیہہ کرین بلکہ ایسا کر چکے۔ +

مسئلہ اخبار نویسی۔ اردو اخبار کے ایڈیٹر اور قدردان واقف ہونگے کہ حکام وقت خوب دل لگا کر خاکسار کے مضامین کو چہانتے ہین اور نور افشان و کرسچن ایڈووکیٹ ایسی کرسٹان اس فقیر کی تحریرات کے آگے کانپتے ہین۔ ہندو مسلمان پارسی یہودی بدہسٹ اور دیسی عیسائیون کو میری رائے بارپورٹ سے مطلق خوف نہین۔ مکار لوگ اور ظالم افسر بلاشبہ ڈرین۔ اخبار نویس کو سب طرح کے معاملات سے واقفیت رکہنا چاہیئے۔ علاوہ ازین اخبار نویس کو لاکہا اخبار خوانون کے دل کے بہید کو پوچہنا چاہیئے۔ اور اونکی خواہشات کو قبل اُسکے کہ عام کے مغز مین پیدا ہون بتلانا چاہیئے اخبار نویس دہوپ اور بارش کا کام کرتا ہے اور پبلک مثل باغ کے ہین۔ ہماری سرکار کو اطمینان رکہنا چاہیئے۔ کیونکہ صرف پاگل اور دشمن ملک ہندوستانی انگریزی راج کے خلاف ہین۔ یا ہو سکتے ہین۔

دفع قحط۔ مہترین مہم انڈیہ مین ہے فاقہ۔ ۴۰ برس مین قریباً دو کروڑ ہندوستانی قحط سے مرے ہین یعنی ۵ لاکہہ سالانہ اور اس مدت مین قریباً یکہزار ملین (ایک ارب) پونڈ انڈیہ سے انگلنڈ کو گیا ہوگا۔ بیس برس سے سرکار نے اہل ہند سے ۱½ ملین پونڈ سالانہ قحط دفع کرنے کو لینا شروع کیا مگر سرکار کا بندوبست جو قحط دور کرنے کو ہے وہ ہندوستانیون کو انڈیہ مین معلوم ہوگا۔ یہ دور اُفتادہ یہان سے دیکہہ نہین سکتا۔ ہان برطانیہ کے لوگ کہتے ہین کہ انڈیہ مین ہمیشہ قحط رہیگا۔ سبب یہی ہے کہ یہان کے باشندے جانتے ہین کہ انڈیہ سے ۲½ ملین پونڈز ماہوار انگلینڈ کو آتے ہین۔ اور نیز غلہ اور روئی اور لکڑی اور انگلینڈ سے انڈیہ کو ایک بچے کا کہانا بہی کبہی نہین جاتا۔ پہر انڈیہ مین قحط کیون نہو۔

تیلک کی فریاد۔ لارڈ ایلگن کے راج مین کئی ایک ہندو مسلمان قید خانہ مین ڈالے گئے اخبار انڈیہ بلکہ اہل کانگرس نے مسٹر تیلک نانو برادران اور منشی انبا پرشاد کی بابت بہت غل مچایا اور مچاتے ہین۔ مگر بدنصیب مسلمانون کو کوئی نہین پوچہتا۔ برٹش پبلک مولوی ہدایت رسول کے نام سے بہی ناواقف ہے جو غنیمت ہے کیونکہ مولوی صاحب جیل مین یکسال نہ رہتے گر ضمانت کے چند ہزار روپئے کہین سے آتے۔ یہ بہی اہل ہند کی ایک قسم کی وفاداری کا ثبوت ہے کہ گر کوئی بدنصیب ہندی گورنمنٹ کے عتاب سے قید ہو تو قوم اس طرح ڈرے جیسے لومڑی شیر سے۔ مسٹر تیلک اور نانو برادران کا مقدمہ ولایت تک ہوا۔ اور کروڑہا ہندو بلکہ چند مسلمان بہی پر از جوش و خروش رہے۔ خواہ ان ہندوؤن نے پولیٹکل پہلو سے خطا کی یا نہ کی۔ مولوی ہدایت رسول ایک ایماندار آدمی ہین جنکو عوام الناس پسند کرتے تہے۔ مولوی صاحب نے گر خطا کی تو وہ یہی ہوگی کہ سلطان المعظم کو مسلمان پوپ سمجہکر انکو بادشاہ کہا۔ امیر المومنین اور بادشاہی خطابون مین فرق کم ہے۔ ہر چند کہ شاہ جی یا شہنشاہ جی کسی کو مذہبی پہلو سے کہنا بغاوت نہین ہو سکتی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند یا تو ایسے خیر خواہ گورنمنٹ ہین کہ چاہے کچہہ ہو کبہی فریاد نہ کرین گویا کہ ایسا کرنا ماباپ کو رنج دینا ہے یا مسلمین کو اپنے مولویون کے ساتہہ ہمدردی کم ہے۔ +

مولوی ہدایت رسول۔ انشاء اللہ ہندو مسلمان کی دعا سے مولوی صاحب کی میعاد اب ختم ہوتی ہے۔ نور افشان ایسی کرسٹان البتہ خوش ہوتے گر مولوی صاحب کو دایم الحبس ملتی۔ مگر یہ تو سب کو معلوم ہے کہ گوری پادریون کے دلمین رحم نہین۔ یہان تک کہ گر حضرت عیسیٰ انکے پنجے مین پڑین تو انکو بہی قلی بنا کر کہین چند روپیون پر فروخت کر دین۔ بہر حال ہمکو تاریخ رہائی مولوی صاحب دریافت کر کے اونکو پنجرے سے کہلتے مرحبا کہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے۔ +

اُردو روزانہ۔ افسوس کہ ہماری پیاری اور وسیع زبان مین ایک روزانہ بہی قومی نہین اخبار عام ہر چند کہ قومی ہے تاہم ایک خاندان کے قابو مین ہے۔ خاندان معزز ہے مگر قومی بہبودی یا نجات ڈسپاٹک شخص یا اشخاص کے ذریعہ سے نہ ہوگی۔ سکندر ہانیبل نپولین سے دنیا کو فائدہ ہوا ہوگا لیکن قوم کو نہ ہوا۔ شخصی کام پائدار نہین۔ پیسہ اخبار اس قدر انگریزون کی تصاویر چہاپتا ہے کہ مجہے معلوم نہین کہ منشی محبوب عالم صاحب کیونکر قیامت کے روز اپنے صاحبونکو جگا دین گے۔ این صاحبان مین ایک صاحب ولیعہد یونان تہے! روزانہ اخبار دہلی بچہ ہے۔ بمبئی کے روزانہ سب بیمار ہین اور باؤنے اودہ اخبار اچہا ہے مگر چاہیئے کہ سب روزانے ضوابط اور قانون سے مجبور ہون کہ کسی صورت مین اخبار سال مین ایک ہفتہ سے زیادہ بند نہ ہو۔ خصوصاً اس زمانہ مین کہ سرکار دولتمدار اردو اخبارون کے مطالعہ کا شوق رکہتی ہے۔ روزانہ اخبار بندگان حلقہ بگوش ہو سکینگے۔ دکن کے اخبارون سے مین کم واقف ہون۔ اور اور کلکتہ کا کوئی اخبار کبہی دیکہا نہین۔ +

مولویون کا روزانہ۔ ہندوستان مین بڑی ضرورت ہے کہ لاکہا مولویان ہندوستان ملکر ایک مفید انجمن ہو جاوین اور ایک روزانہ زندہ رکہین۔ جو غریب مولوی ہون اُنکو چاہیئے کہ روزانہ مفت مین ملے۔ مفلس اور خوشحال مولوی خاص و عام کے تئین ترغیب دین کہ اخبار کو خریدین۔ اخبار عام کی ایسی تقطیع ہو اور اُتنے صفحے یعنی ۸۔ اول صفحے مین ہمیشہ چند ابیات حمد اور نعت کے ہون اور ایک نظم جو روزانہ خبر کا آئینہ ہو صفحہ ۲ اور ۳ مین لیڈرز ہون صفحہ ۴ اور ۵ مین قومی اور لوکل خبرین وغیرہ صفحہ ۶ اور ۷ مین نامہ نگارون کے مضامین معہ قومی نظم و پند سودمند و حکایات وغیرہ صفحہ ۸ مین اشتہارات قیمت فی پرچہ یک پیسہ۔ اخبار کی فروخت سے جو فائدہ ہو وہ مولویون کی تعلیم اور انکے بچون یتیمون اور بیوگان کی پرورش کے واسطے ہو۔ شروع سے اس اخبار کا سرکیولیشن (اشاعت) یک لاکہہ چاہیئے۔ +

انڈیا اخبار۔ آج سنیچر ۲۹ جنوری کو کل کا انڈیا اخبار لنڈن سے ملا۔ اخبار موصوف ترقی کر رہا ہے قابل ذکر خبر یہی ہے کہ ایک انگریز لیڈی مس آلیسن گارلنڈ ہمراہ بابو صاحبان و مسٹر نوروجی انڈیہ کا جدل کر رہے ہین مسلمان کنارہ کش معلوم ہوتے ہین۔ نئے سلسلے کا یہہ نمبر ۴ ہے اور اسکے ریویو مین اس دفعہ ٹرائبیون لاہور اور ایڈووکیٹ لکہنو کا ذکر ہے جو غنیمت۔ مضامین اچہے ہین مگر خشک جبتک ہندوستانی آرٹکلز (مضامین) نہ لکہین اخبار بے مزہ رہیگا۔ اردو اخبارونکا ترجمہ بہی چہپوانا چاہیئے۔ کیونکہ اردو ہی کا زبانی پہلو سے اوّل حق ہے۔ +

غیور سے لین دین۔ مذہبی بحث علیحدہ اب دنیا مین فقط مسلمانون ہی کی قوم باقی ہے جسکی بات کا اعتبار۔ جو وعدہ اور عہد شکن نہین۔ جو ہر پہلو سے معتبر ہے۔ ہمارے عیسائی دوست بھی مجبوراً اس شہادت کی تائید کرتے ہین بلکہ سب قایل ہین۔ دنیا بدکاری سے بہری ہے اور ہماری قوم بدکار اقوام سے ملکر شرابی زانی اور بے اعتبار ہوئی جاتی ہے۔ سب کچہہ ہمارے ہاتہہ سے گیا۔ اب ہمکو دین و ایمان و علم کو درست رکہنا چاہیئے۔ بعدش ہمکو سب کچہہ جلدی اور کمالیت سے ملجائیگا۔ قوم کے عقلا زبان اور قلم سے اشارہ کرین اور قومی جوانمرد نیک خیالات و تجاویز پر انتظامی طور پر عمل کرین۔ نہایت زودی سے ہم ایک آسودہ اور مکمل قوم ہو سکین گے۔ اور ہندو بہی ہماری خوشی مین حصہ لین گے۔ +

ہلال لورپول۔ جو انڈین مسلمان انگریزی سے واقف ہین اپنی ریڈنگ روم مین لورپول کرسنٹ کو ضرور رکہین۔ قومی پہلو سے مسٹر کوئیلم کی خدمت سے ہمین فائدہ ہوا ہے ہوتا ہے۔ اور نسبتاً بہت ہو سکیگا۔ ۲۶ جنوری کا کرسنٹ از سرتا پا دلچسپ ہے۔ پر سال لمبے اور خشک مضامین تہے۔ مگر امسال سے ترقی کے آثار نمودار ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کوئیلم سچے مسلمان ہین اور منصف مزاج مشرقی مسلمانون سے مسٹر کوئیلم کو وہ ہزارہا بلکہ قریباً یک لاکہہ روپئے ملے ہونگے ہر چند کہ امریکہ کے مسٹر ویب زیادہ لیگئے اور اور یہودی ڈاکٹر لائٹنر بہی۔ مسٹر کوئیلم دل لگا کر محنت کرتے ہین اور بہترین طور انڈین مسلمانون کے واسطے مدد دینے کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور کے خریدار ہو جاوین۔ +

مسٹر کوئیلم۔ آپ سے عرض ہے کہ تبادلہ مین کرسنٹ اردو گجراتی بنگالی اخبارون کو بہیجتے رہیئے۔ اور انڈین اخبارون کو ہندوستانی سٹیمرز مین جو کثرت سے لورپول کو آتی ہین تقسیم کرا دیجئے۔ آپ کا بوقت ضرورت حق ہوگا کہ اُن سے زکوٰۃ کار خیر کے واسطے لیوین۔ (۲) مسٹر عبد القادر خان بی ایل کے نام کے پہلے پروفیسر چہپوا دیجئے (۳) ضرور ہر یک سٹیمر کو جب لورپول مین آوے دیکہئے اور ہندوستانی

مسلمانون کی دعوت کیجئے۔ (۴) لنڈن ڈاکس کے نزدیک ایک گھر کرایہ کرکے اپنے کسی انگریز مسلمان مرید کو اُس مین رکھئے جو سب مسلمان ملاحون سے ملاقات کیا کرے۔ گھر کا ایک حصہ مسجد اور ریڈنگ روم ہو۔ اور ایک کمرہ مین لہو ولعب کا بھی بندوبست۔ اور تعلیم کا لورپول اور لنڈن مین۔ ایسا ہی بندوبست مینچسٹر گلاسگو وغیرہ اور دیگر بندرون مین کروائے۔ +

فرنگانہ ظلم۔ ہلال لورپول مورخہ ۲۶ جنوری لکھتا ہے کہ (۱) انگریزون نے سرحدی جنگ مین پٹھانون کو پہاڑ پر بھگاکر بہتسے گانؤں جلاکر خاک کر دیئے اور گھر مین جیتے جی ضعیف مردون عورتون بچون بلکہ تازہ پیدا بچون کو جلاڈالا۔ ایک افغان سردار کی نعش کسی چاہ سے پانؤں پکڑکر کھینچوائی اور بدن کو جلاکر پٹھانون کے سامنے خاک کرادیا۔ (۲) اسیطرح سے شیخ الاسلام لورپول نے تواریخ سے اقتباس کرکے ثابت کیا کہ سختی اور ظلم مین انگریز روس فرنچ کسی مسلمان یا غیر مسلمان قوم سے کم نہین بلکہ زیادہ ہین۔ جو مسٹر گلاڈسٹون اور کینن مکال ایسے کٹر کرسچنز جان بوجھکر مذہبی تعصب اور پولیٹکل مکر کی باعث پوشیدہ کرنا چاہتے ہین۔ +

حاجی محمد ڈالی۔ حاجی صاحب جنوبی افریقہ (کیپ ٹون) کے معزز اور دولتمند مسلمان ہین جنوبی افریقہ اور لنڈن کے مسلمین آپکے حسن اخلاق سے خوب واقف۔ ۹ جنوری امسال آپنے کلمہ اور نماز سکھاکر ایک انگریز بنام احمد سی براین کو مسلمان بنایا۔ مسٹر براین انڈیہ اور برمہ مین بہادر سپاہی رہے ہین۔ ہندوستان مین مولوی میر حمزہ صاحب نے اُسکی تعلیم اردو زبان کے ذریعہ اسلام مین کی تھی۔ +

ولایتی ہندوستانی۔ سینکڑون تعلیم یافتگان ہندوستانی برطانیہ مین سکونت پذیر ہین۔ مگر جیسے انڈیہ مین اُسی طرح ولایت مین بغیر اتحاد کے رہتے ہین۔ انڈیہ مین انگریز باہم اتفاق رکھتے ہین مگر ہندوستانی ایسا ولایت مین نہین کرتے۔ باعث یہ کہ ہمارے تعلیم یافتگان انگریزون کی تعلیم اور صلاح پر عمل کرتے ہین اور کانگرس والون کے مغز مین اور یجنل خیالات کم ہین۔ ہم نہ جاپانی نہ فرنگی بلکہ اُنسے کم نہین۔ ہمارے سردارون کو چاہیئے کہ سوشل اجتماعی اور انجمنی ذرائع سے پہلے ہمکو یکدل بنادیز سٹر کوئیلم سر ولیم ووڈبرن انڈیہ کے دوست ہین مگر پہلے وے اپنی قوم کے دوست ہین ہمکو بلاخوف اور نیک نیت سے سوچنا چاہیئے۔ اور بعدہٗ بلاریب وبلاخوف ہم اپنے مقصد کے واسطے کام کرین۔ ولایتی ہندوستانی بھی بغیر انتظام کے ہین۔ ایک پارٹی کے سردار مسٹر نوروجی اور دوسری کے مسٹر رفیع الدین۔ اور سر بھونگری خوشامدی اور میان مٹھو۔ +

مسلمانی خمیر۔ انڈین مسلمانون کی خمیر سب اقوام سے بہتر ہے۔ ہمارے خون مین چنگیز تیمور افراسیاب اور رستم کا خون ہے۔ عرب کے بہت قبیلے بھی انڈیہ مین بسے ہین۔ ہزارات کے ہندو کا خون ہماری رگون مین ہے۔ غالباً دس برس مین کم سے کم ہمارے دس ہزار نوجوان چن چن کر فرنگنون سے شادی کرین گے گلاسگو مین کئی ملاح دوستون نے مجھ سے پوچھا کہ۔ بھائی گوری بی بی کسطرح ملسکتی ہے۔ ہندوستان سے بھی میرے پاس ایسی درخواست آتی ہین۔ سبب یہی ہے کہ انڈیہ مین ہندوستانی کرسٹان کو جب بی بی کی حاجت ہوتی ہے تو گورے پادریون سے مانگتے ہین اور وے اُنکو کہین سے کالی سانولی ڈھونڈکر دیدیتے ہین جس حرکت سے بہت میم صاحبون کو بدبو سی ہوتی ہوگی۔ ہمارے مسلمان بھائیون کا یہ خیال ہے کہ مین بھی (نعوذ باللہ) پادری ہون۔ اسواسطے ایسی عجیب وغریب درخواست میرے پاس آتی ہین۔ جو ہمارے قدرتی سردار ہین۔ حالاً یا تو شراب کے گرو ہوکر بیٹھے ہوئے ہین یا کچھ ہٹی پتھر سے کھیلتے ہین۔ سب غیبہ کے خوشامدی ہین۔ پھر قوم کی سرداری اور پاسبانی کون کرے۔ جو سچا مولوی ہے وہ تو صرف گری بالائی ہے جسکو سلطنت کی پروا نہین۔ ہماری قوم مین ایک بڑی نعمت ہے یعنی خالق نے ہمارے دل مین محبت دی ہے۔ محبت سے سب کچھ بنتا ہے۔ +

قیمت نامہ نگاری۔ اخبار نویسون کو چاہیئے کہ یکدیگر سے شاذ نقل کرین اور بغیر ضرورت کے انگریزی اخبارون سے ترجمہ بھی نہ کرین۔ گلاسگو مین مجھے ہزارہا کتب رسالے اخبار میگزین وغیرہ نصیب ہین۔ مگر باوجودیکہ کبھی ترجمہ بھی کرتا ہون تاہم اوریجنل مضامین قومی فوائد کے واسطے بہترین ہین۔ انگریزی خوان اردو اخبار کی زیادہ قدر کرینگے جب اُنکو یقین ہو کہ ہماری خبرین مفید اور ہمارے خیالات بہتر ہین اور کہ اردو اخبار انگریزی اخبارونکا جھوٹا نہین کہلاتے۔ +

قدردانی نامہ نگاران۔ ہمارے ہندو مسلمانون مین نامہ نگاری کی لیاقت اوّل درجہ کی ہے بلاشبہ مین اس خدمت کے لایق نہین۔ میری غرض قلمرانی سے ہے حوصلہ افزائی رہنمائی اور فاش کرنا چند مفید خیالات اور معاملات کا جنسے واقف ہو کر قوم محفوظ رہے اور جنکے نہ جاننے سے ہماری ضرور بگڑے گی۔ انگریزی زبان مین مولوی رفیع الدین احمد اور دیگر مسلمان نوجوان نے جس قابلیت سے لکھا اُسکی انگریز خود تعریف کرتے ہین اور ایسے لایق ہندوستانیون کے مضامین اول درجہ کے اخبارون اور رسالون مین مندرج ہوتے ہین۔ بہادرون کو تمغہ اور انعام ملتا ہے۔ اور اخبارون کے اقلیم مین نامہ نگار ہی شجاع ہین نامہ نگارون کی قدر کرنے سے حوصلہ افزائی کا ایک عمدہ حصہ ادا ہوتا ہے۔ +

بمبئی کے اخبار۔ بمبئی پر خدا کا قہر ہے۔ اس وقت ہمکو بمبئی کے اردو اخبارون کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنا چاہیئے۔ بایں ہمہ ایسے غنی شہر کے اردو روزانے عموماً ضعیف ہین۔ نامہ نگارون کے محتاج ہین۔ اور جب قریباً نصف اخبار کو منقولات سے بہرہ دیتے ہین تو صرف و۔ پ۔ ر۔ وغیرہ لکھدیتے ہین۔ بعوض وکیل۔ پیسہ اخبار۔ روزانہ اخبار۔ حروف سے گمان ہوگا کہ اشارہ ہے نامہ نگار سے نہ اخبارون سے۔ علاوہ چند اشخاص کے جو اردو اخبارون سے واقف ہین۔ ہم صلاح نہین دیتے کہ بمبئی کے روزانے بند ہوجاوین اور عوضاً اندرونی صوبجات کے اردو اخبار خریدی جاوین کیونکہ ہر ایک اخبار چند اشخاص کی روزی کا سہارہ ہے اور جب ایک اخبار بند ہوجاتا ہے تو کئی دل کو رنج ہوتا ہے۔ علاوہ چاہیئے کہ ہر شہر مین جہان دس بیس ہزار مسلمان ہون ایک لوکل اخبار ہو۔ اردو اخبار کی قدردانی زیادہ کرنیکے واسطے کافی نامہ نگارون کی ضرورت ہے۔ اور بمبئی کلکتہ اور رنگون ایسے مقام ہین کہ جہان سے عجیب وغریب خبرین تمام ہندوستان کو بھیجی جاوین۔ آیندہ ہم اُن تجاویز کو ظاہر کرینگے جن کے ذریعہ سے اردو اخبار جلدی سے ترقی کرین۔ +

سلطان المعظم کی سالگرہ کے روز لورپول مین ۸ انگریزون نے کلمہ شہادت پڑھا۔ +

مُراکو۔ سلطان عبدالعزیز کا ملک المغرب انگلنڈ کے قریب ہے اور قلعہ جبرالٹر کے سامنے۔ حالاً قلعہ مذکور سے ۴۰ انگریز سپاہی مغربی بندتا بخیر کو تفریح طبع کے لئے پکنک کا مزا اڑانے گئے تھے۔ تمام فرنگستان سلطنت مُراکو کے تئین دیکھکر للچاتے ہین۔ مغربیون کے دوستون کو دعا مانگنا چاہیئے کہ ہمارے اباؤاجداد کا دور افتاد ملک فرنگیون کے قبضہ مین نہ پڑے۔ ملک نہایت زرخیز ہے اور مغربی حسین اور بہادر مگر جاہل۔ اُنکی زبان مختلف ہے معمولی عربی سے اور حروف تہجی کا قاعدہ بھی مختلف۔ انڈین مسلمین کو تجارتی رشتہ مُراکو سے قائم کرنا چاہیئے۔ +

تواریخ اسلام۔ لورپول کرسنٹ نے انگریز مسلمانون کی ترقی کی تواریخ لکھی ہے۔ اپریل ۱۸۹۳ء ہز ایکسلنسی حقی بیگ نے لورپول مسلم انسٹیٹیوٹ کی زیارت کی۔ بیگ موصوف بالعالی کے ریپریزنٹیٹو جہانی تماشہ شکاگو امریکہ مین تھے۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو دوایرانی نواب آئے۔ عالیجناب مرزا مہدیعلیخان از طہران و عالیجناب سفر علی بیگ از اصفہان۔ +

نومبر ۱۸۹۳ء۔ کٹر کرسٹانون کی جماعت لورپول مسجد کے قریب آئی۔ غل غپاڑہ کیا اور چلاکر بولے "یہہ شیطان کا گھر ہے اور دوزخ کا پھاٹک"۔ اور بہت سی گالیان دین۔ +

کدرپور کلکتہ۔ لورپول کے ہسپتال مین ایک کلکتہ کا مسلمان بیمار ہے۔ بیماری آخری حالت کنسنپشن۔ اس مسلمان ملاح کا نام مُفس علی نور علی باشندہ کدرپور کلکتہ۔ بی بی کا نام مریم اور کوئی رشتہ دار نہین۔ گھوبرہ مسجد نزد ہلی خان نماز پڑھا کرتا تھا۔ تین مہینے ہوئے کلکتہ سے بی اینڈ او سٹیمر ڈفن مین آیا تھا لورپول کے مسلمانون نے کئی مرتبہ ملاقات کی اور مریض کی تسلی اور وعدہ کیا کہ جب اس دنیا سے کوچ کریگا تو جنازے کا انتظام اسلامی دستور سے ہوگا۔ انڈین مسلمانون کو لورپول سے فائدہ ہے اور زیادہ ہوسکتا ہے۔ + +

(باقی آیندہ)

مسئلہ تعلیم کیطرف قبلہ سرسید مدظلہ العالی نے تقریباً دو برس کے سکوت کے بعد اب پھر توجہ فرماکر اس ضروری بحث کی از سر نو سلسلہ جنبانی کی ہے جسے ہم ملک اور قوم کے لئے نہایت عمدہ شگون تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ اس دو برس کے عرصہ میں جناب ممدوح کے خیالات میں جو انقلاب پیدا ہو گیا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ اگر خداوند کریم نے اس عالی ہمت نیکدل بزرگ کی عمر و ہمت میں برکت دی تو ملک اور کم از کم اپنی مفلس و مقہور قوم کی ضروریات پر اور زیادہ غور کرنے سے وہ تسلیم فرمالینگے۔ کہ ملکی خادم وکیل نے مارچ و اپریل ۱۸۹۶ء میں جو کچھ اس بارہ میں عرض کیا تھا۔ وہ بہت کچھ درست اور واجب تھا ✦

جو وقت وکیل نے مسئلہ تعلیم پر بحث شروع کر کے ٹیکنکل اور اینٹیفک تعلیم کے بھی اختیار کئے جانے پر زور دیا تھا۔ اور موجودہ یونیورسٹی کی تعلیم کو اعلےٰ تعلیم کی جگہ محض کالجیٹ تعلیم کا نام دیا تھا تو قبلہ ممدوح نے اس کی سخت مخالفت کی تھی۔ مگر ۱۹۔ فروری ۱۸۹۶ء کے علیگڈھ گزٹ میں تعلیم پر جو مضمون اب شائع ہوتا ہے۔ اس میں موجودہ تعلیم کا اعلےٰ نہ ہونا صاف لفظوں میں تسلیم کر کے سائنس کی تعلیم کو بھی کسی قدر مفید مانا گیا ہے۔ اور یہی وہ انقلاب ہے جس سے ہم یہ امید کرنے کے لئے کامل امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ گو ابھی تک جناب ممدوح ٹیکنیکل تعلیم کے مفہوم سے بیخبر ہونے پر اصرار فرما رہے ہیں لیکن اس کی خوبیاں اور برکتیں بھی بتدریج آپ پر واضح اور آشکارا ہو جائینگی ✦

اس مضمون میں قبلہ موصوف سوسائٹی کی موجودہ حالت کی ابتری پر افسوس ظاہر کر کے اسکو پھر از سر نو قائم کرنے کے چند بڑے اسباب اور اس بارہ میں گورنمنٹ کی معذوری بیان فرماتے ہیں۔ انکے متعلق سر دست یہ عرض کر دینا بیمحل نہ ہوگا۔ کہ جب علیگڈھ کالج اور بالخصوص اس کا بورڈنگ اسی لئے قائم کیا گیا تھا۔ اور اگو ہمکو اس سے ابھی تک سخت اختلاف ہے، اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ طلبا سرکاری نوکری کے حصول کے لئے تعلیم نہیں پا رہے تو پھر محمڈن کالج کے بورڈروں کی حالت دوسرے طلبا سے کیوں عمدہ تھیں۔ اور کیوں اسے عمدہ بنانے کے لئے۔ یونیورسٹی کی پابندیوں سے آزاد ہو کر انڈیپنڈنٹ وسائل وہاں کے طلبار کو عمدہ سوسائٹی کے افراد سرآور دہ شہریوں کے فرائض ادا کرنے پر قادر و عامل اور سچی مہذب بنانیکی کوشش نہیں کیجاتی جن میں دست اسکے برخلاف جھوٹی نمائش۔ مصنوعی جنٹلمینی۔ اور فضول خرچی کی عادات بدعموماً دیگر کالجوں سے بہت زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہیں ✦

بوجہ قلت گنجائش سر دست ہم قبلہ ممدوح کا مضمون بجنسہٖ ذیل میں درج کرنے پر اکتفا کر کے ٹیکنکل ایجوکیشن کے مفہوم (جو مئی ۱۸۹۶ء کے کسی پرچہ میں پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے) اور اس طرز تعلیم کی کیفیت کو جسکی ہمکو ضرورت ہے بالتفصیل عرض کرنا کسی آئندہ وقت پر موقوف رکھتے ہیں

واللہ المستعان علی ما تصفون ✦ مضمون بالاحب ذیل ہے:۔

تعلیم

تعلیم سے ہماری مراد موافق عرف عام کے لکھنا پڑھنا سیکھنے سے ہے۔ ہر زمانہ میں لاکھوں کروڑوں آدمی مختلف مقاصد سے لکھنا پڑھنا سیکھتے رہے ہیں ✦

عام مقصد جسکے سبب سے تعلیم پر توجہ ہوتی ہے۔ خواہ تعلیم پانے والے خود اسپر متوجہ ہوں یا اطفال کے مربیوں نے اطفال کی تعلیم پر توجہ کی ہو یہ ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہوتی ہے کہ ایک جاہل کند ناتراش سے لکھا پڑھا آدمی زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اور وہ تعلیم جسدرجہ کی ہوئی ہو زندگی کے کاروبار میں اسکے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہوتی ہے ✦

ان تعلیم پانیوالوں میں لاکھوں آدمی تو ایسے ہوتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ تعلیم تک پہنچکر اور کچھ متوسط درجہ کی تعلیم تک پہنچکر رہ جاتے ہیں۔ اور چند ایسے ہوتے ہیں کہ متوسط درجہ کی تعلیم سے آگے بڑھتے ہیں اور اپنے مذاق کے موافق علم کی شاخوں میں سے کسی شاخ کی تکمیل پر مائل ہوتے ہیں۔ کوئی شاعر بننا چاہتا ہے۔ کوئی ادیب۔ کوئی فلسفہ میں ترقی کرتا ہے اور کوئی ریاضیات میں اور کوئی دینیات میں۔ وعلی ہذا القیاس مگر ہر ایک کے ساتھ حصول معاش کا خیال لگا رہتا ہے۔ اور جو کچھ وہ حاصل کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے اسکو ذریعہ حصول معاش ضرور سمجھتا ہے ✦

تعلیم مغیر اسکے کہ اسکے حاصل کرنے کے لئے کوئی زبان اختیار کیجاوے غیر ممکن ہے۔ جس زمانہ میں جس زبان کا عروج ہوتا ہے وہی زبان اسکے لئے اختیار کیجاتی ہے یہ ایک کلیہ قاعدہ ہے کہ جس ملک میں جو زبان حکومت کرتی ہے اس زبان کا عروج ہوتا ہے۔ خلفائے بنی امیہ اور بنی عباس کے زمانہ میں عربی زبان کا عروج تھا۔ ہر شخص اسی زبان میں علوم کو سیکھنا چاہتا تھا۔ ہندوؤں کے زمانہ میں ہندوستان میں سنسکرت زبان کا عروج تھا اسی کو لوگ اختیار کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کی عملداری ہندوستان میں ہوئی تو فارسی زبان کا عروج ہوا اور سب نے فارسی زبان میں تعلیم پانا اختیار کیا۔ اب ہندوستان میں انگریزی حکومت ہے جسکی زبان انگریزی ہے اور اسی زبان کو عروج ہے اسلئے ہر شخص اسی زبان کے اختیار کرنے پر مائل ہے۔ ہاں مسلمانوں نے انگریزی زبان کے حاصل کرنے میں بہت کچھ کوتاہی کی۔ اسکے کچھ ہی سبب ہوں مگر اس کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ وہ اپنی غلطی سے انگریزی زبان پڑھنے کو مخالف مذہب اسلام سمجھتے تھے مگر جب سے یہ خیال کم ہو گیا یا دنیوی ضرورت نے انہیں مجبور کیا اسی وقت سے مسلمانوں نے بھی انگریزی زبان میں تعلیم اختیار کرنی شروع کر دی ہے۔ مگر بہت سے مسلمان مذہب کو دنیوی ضرورت سے مقدم سمجھتے ہیں اور اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ ان میں یہ خیال کہ انگریزی پڑھنی مذہب اسلام کے برخلاف ہے کم ہو گیا ہے

اکثر حکام کا اور نیز بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ لوگ صرف سرکاری نوکری حاصل کرنے کو انگریزی پڑھتے ہیں۔ مگر غور کرنے کی بات ہے کہ ہر سال ہندوستان کی یونیورسٹیوں سے سینکڑوں بی۔ اے اور ایم اے ڈگری پاتے ہیں اور انکو یقین کامل ہوتا ہے کہ گورنمنٹ پاس اس قدر نوکریاں نہیں ہیں کہ وہ اس حجم غفیر بی۔ اے اور ایم۔ اے ڈگری یافتوں کو دے سکے۔ پس یقینی ڈگری یافتہ طالبعلموں کو انکا یقین ہے کہ سب کو سرکاری نوکری نہیں مل سکتی۔ باوصف اس یقین کے جو وہ انگریزی پڑھنے پر مشغول ہیں تو ضرور ہے کہ سوائے ملازمت سرکاری کے اور کسی ذریعہ سے بھی انکو معاش حاصل کرنے کا خیال ہے۔ یا اس بات کا یقین ہے کہ انگریزی پڑھا ہوا بی اے انگریزی پڑھے ہوئے سے دنیوی کاروبار کے لئے زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔ بہرحال یہ بات غلط ہے کہ ہر ایک بی اے اور ایم اے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے پڑھتا ہے اور نہ ملنے کے سبب سرکار سے ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ انکو پہلے ہی سے یقین ہے کہ سرکار سب کو نوکری نہیں دے سکتی۔ ہاں جب توقع ہوتا ہے تو ہر ایک سرکاری ملازمت ملنے کی کوشش کرتا ہے جو اسکو ضرور کرنی چاہیئے ✦

اس زمانہ کی تعلیم میں جو بذریعہ انگریزی زبان کے ہوتی ہے اور اگلے زمانہ کی تعلیم میں جو بذریعہ عربی زبان کے ہوتی تھی یہ فرق ہے کہ اگلے زمانہ میں تعلیم کا سامان ایسا موجود اور مہیا تھا۔ کہ ہر شخص جو علم کی کسی شاخ میں یا شاخوں میں اس زمانہ کے موافق اعلےٰ درجہ کی تعلیم پانا اور اس فن کا ماسٹر ہونا چاہے تو ہو سکتا تھا۔ اور سوسائٹی جو اس زمانہ میں موجود تھی اس تعلیم کی مدد کرتی تھی اور اسپر عمدہ اخلاقی اثر ڈالکر اسکو اس سوسیٹی کے لائق کر لیتی تھی۔ اگلے زمانہ کی سوسائٹی بلحاظ اخلاق اور حسن معاشرت کے ایسی عمدہ تھی کہ اس میں کوئی نقص اس زمانہ میں بھی نہیں نکالا جا سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ زمانہ کے انقلاب کے ساتھ وہ قائم نہ رہی ✦

اس زمانہ کی تعلیم جو انگریزی زبان کے ذریعہ سے ہندوستان میں ہوتی ہے اسکے لئے کوئی ایسا سامان نہیں ہے۔ کہ جو شخص کسی علم کی کسی شاخ میں اعلےٰ درجہ کی تعلیم پانا چاہے تو اعلےٰ درجہ کی تعلیم پا کر اس فن کا ماسٹر ہو سکے۔ ہندوستان میں اعلےٰ تعلیم دینے والی وہ یونیورسٹیاں ہیں جو ہندوستان میں موجود ہیں۔ وہ بلاشبہ بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں دیتی ہیں۔ مگر اس تعلیم کو اعلےٰ تعلیم کہنا ہمارے نزدیک محض ناواجب ہے۔ بلکہ وہ علم کی بعض شاخوں میں اوسط درجہ کی تعلیم ہے۔ اور بعض شاخوں میں ادنیٰ درجہ کی تعلیم کا رتبہ رکھتی ہے ✦

مچھلی پنوں کی بل ویلیو جنتری

یہ جنتری سولہ برس سے باعتبار
ترتیب مضامین صحت مضامین اور
درجہ کی صفائی اور خوشنمائی کے
ایک بڑے حصہ میں مقبول ہو چکی
اسکی خوبیوں کو تفصیل وار بیان کرنا
ہے۔ امسال قابل ذکر بات یہ ہے کہ
دیگر ضروری اور کارآمد مضامین کے
تاریخ عرب شروع کر دی ہے۔ جو
برس میں اختتام کو پہنچیگی۔ اس
ترک کے امسال ۶ بادشاہوں کی
دلچسپ عبارت میں درج ہیں۔ اس
حالات معہ اسکی اصلی تصویر
نقل کر کے رنگین اور مینا کار چھاپی گئی
حد سے زیادہ محویت اور بے
ہے۔ بشرط زندگی انشاء اللہ تو
کی تصاویر تا عہد سلطان الغازی
عبدالحمید خاں ثانی کے اسی آب
اسی طلائی تحریر اور مینا کار
سے ہر سال شائع ہوتے رہینگے
پس جن صاحبوں کو اس جنتری
بالترتیب ایک کتب خانہ میں رکھ
انکو ضرورت ہے کہ بہت جلد فرم
بھیجیں تاکہ تاریخ روم کا ابتدا
ان کے سلسلے سے جدا نہ ہونے پائے
مبلغ (۱/۲) روپیہ بہ تین آنہ
بھیجنے یا بصیغہ ویلیو پی ایبل
فرمانے پر فوراً ارسال ہوگی
بروقت روانگی فرمائش اشتہار
کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے

المشتہر
پروپرائٹر نامی پریس کانپور

بالفعل جو باتباع احکام یونیورسٹیوں کے اُنکے ماتحت کالجوں میں تعلیم دیجاتی ہے وہ زیادہ تر کتابی اور دماغی تعلیم سے متعلق ہے۔ اِس قسم کی تعلیم کا نتیجہ ضرور وہی ہونا چاہیئے جو مسٹر کرول نے اپنے لیکچر میں بیان کیا ہے اور جسکو اودھ اخبار نے اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ "تعلیم کا منشا یہ نہیں ہے کہ چند آدمیوں کی دولت بڑھجائے یا انکہ غربا کی مقابلہ باقی ماندہ اشخاص کے زیادہ رعایت کی جائے۔ اور نہ تعلیم کا منشا یہ ہے کہ اِسکے ذریعہ سے لوگ صرف اپنی باہمی محافظت کریں یا سوداگری اور تجارت ہی کو ترقی دیں۔ بلکہ تعلیم کی خاص غایت اور اصل منشا یہ ہے کہ لوگ نیک محضر اور عمدہ قسم کے باشندے ہوجائیں اور وہ خاموشی حاصل کریں جو زندگی کے بے داغ رہنے سے حاصل ہوسکتی ہے اور لوگوں کی سوشیل اور اخلاقی خصائل کی تکمیل کریں اور اُن بھاری اور عمدہ کاموں کا حوصلہ دلائیں جنسے ملک کی عزت اور زینت ہوتی ہے"۔

سر ولیم میکورتھ ینگ نے جو ڈگری یافتہ طالب علموں کو مخاطب کرکے فرمایا اُسکا حاصل بھی وہی ہے جو مسٹر کرول نے اپنے لیکچر میں کہا تھا۔ سر ولیم میکورتھ ینگ نے ڈگری یافتہ طالبعلموں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "اُن کی ڈگریاں اِس بات کے لئے ہیں کہ وہ اپنے یومیہ معاملات اور گفتگو میں معزز برتاؤ اختیار کریں۔ اخلاق اور عمدہ تعلیم کی ترقی میں مدد دیں سوشیل انتظام اور اپنے ہمجنسوں کی بہبودی کے قائم رکھنے میں کوشاں رہیں۔ المختصر ایک بھاری سلطنت کے سربرآوردہ شہریوں کے فرائض ادا کرتے رہیں"۔

مگر ہماری رائے میں اخلاقی تعلیم صرف کتابوں کی تعلیم سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ عمدہ سوسیٹی اُسکی تعلیم دیتی ہے ہندوستان میں جو قدیم سوسائٹی علما اور نیک خدا پرست رحم دل نیک خصلت لوگوں سے مرکب تھی۔ وہ مدت ہوگئی کہ مردہ ہوگئی ہے اور نئی سوسائٹی جو زمانہ حال کے موافق ہو ابتک قائم نہیں ہوئی۔ یا مکمل نہیں ہوئی۔ اِسلئے وہ نتائج جسکا ذکر مسٹر کرول نے اپنے لیکچر میں کیا یا سر ولیم میکورتھ ینگ نے ڈگری یافتہ طالب علموں سے خواہش کی حاصل نہیں ہوتی +

ہم اِس بات کو جیسا کہ اودھ اخبار نے لکھا ہے نہایت مفید اور ضروری سمجھتے ہیں کہ "اسکول ماسٹروں کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کے نقش ذہن کرتے رہیں کہ وہ اعلےٰ درجہ کا چلن اور شریفانہ اولوالعزمیاں اختیار کریں اور اسی طرح ہمارے کالجوں کے پروفیسروں کو بھی منجملہ ایسے لوگوں کے ہونا چاہیئے جن میں خیالات عالیہ پائے جاتے ہوں"۔ مگر ہماری رائے میں جبتک کہ خود اُسی قوم کے چند لوگ اُس قوم کی سوسیٹی کے مہذب کرنے پر آمادہ نہیں اور دلی سعی و کوشش نہ کریں سوسیٹی کی حالت درست نہیں ہوسکتی۔ اور یہی سبب ہے کہ باوجودیکہ کئی قرن گورنمنٹ کے ہندوستانیوں کو تعلیم دیتے ہوئے گذرے مگر اُنکی سوسیٹی کی حالت ابتک درست نہیں ہوئی +

نہایت مشکل یہ ہے کہ دُنیا میں کسی قوم کی سوسائٹی اور سوشیل حالت ایسی نہیں ہے کہ جسمیں ایسے اُمور بھی شامل نہ ہوں۔ جن کی بنا غلط یا صحیح طور پر مذہبی اُمور پر مبنی ہونی نہ کہی جاتی ہو۔ پس اگر وہ امور ترقی سوسیٹی کے مانع ہیں اور غلطی سے اُنکی بنا مذہبی اُمور پر کہی جاتی ہے تو جبتک اُسی قوم کا کوئی شخص اُس غلطی کو ظاہر نہ کرے اور اُس مانع کے رفع کرنے میں کوشش نہ کرے تو وہ رفع نہیں ہوسکتی۔ غیر قوم کے شخص کا اُس امر مانع پر متنبہ کرنا گو وہ کیسا ہی سچ کہتا ہو مخالف اثر پیدا کرتا ہے۔ اور خیال ہوتا ہے کہ وہ شخص بسبب اختلاف قومی یا مخالفت مذہب کے ایسا کہتا ہے۔ اگرچہ ہمقوم اور ہم مذہب والے پر بھی ہزاروں شخص طرح طرح کے اتہام لگاتے ہیں اور اُسکی بات کی سماعت نہ ہونے پر کوشش کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ تو ایسی کوئی بات جس سے مذہب میں مداخلت کرنیکا شبہہ بھی ہو اختیار نہیں کرسکتی۔ غرضکہ اخلاقی اور شریف النفسی کی تعلیم عمدہ سوسیٹی پر منحصر ہے۔ اور انگریزی گورنمنٹ سوائے تعلیم دینے کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کرسکتی جس سے ہندوستانیوں میں سوسیٹی کی حالت اچھی ہو اور عمدہ سوسائٹی اُن کی بن جاوے +

دماغی تعلیم جسکا ہم نے ابھی اُوپر ذکر کیا۔ کچھ شبہہ نہیں ہے کہ انسان کو انسان اور اُسکی عقلی اور دماغی قوتوں کے کامل اور اُس کے اخلاق کو عمدہ بنانے میں بہت کچھ کرتی ہے۔ مگر جب مسئلہ حصول معاش پر نظر کیجاتی ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ یقینی امر ہے کہ محض علمی پیشوں میں حصول معاش کی ذرا بھی گنجائش باقی نہیں ہے اور اِسلئے انجا اور نیز ہر حکام کا اسطرف خیال جاتا ہے کہ حرفت اور فن کی تعلیم کو جسے سینئر اور ٹیکنیکل ایجوکیشن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ زیادہ وسعت دیجاوے +

ٹیکنیکل ایجوکیشن کے معنی تو ہم آجتک نہیں سمجھے کہ اِس سے کیا مراد ہے۔ اگر اُنکی حرفتوں کی تعلیم سے ہے جیسے لوہاری نجاری نوبافی وغیرہ وغیرہ تو اسکی ضرورت تو ہم ہندوستان میں بہت کم پاتے ہیں۔ کیونکہ اِس قسم کے تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی ہندوستان میں نہیں ہے اگر یورپ کو یا اور کسی ملک کو اِس باب میں کچھ تفوق ہے تو وہ صرف اِس وجہ سے ہے کہ ہندوستان میں ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ وہ اُن ملکوں میں کلوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے قائم کرنے والے وہ لوگ نہیں ہیں جو اُن میں کام کرتے ہیں۔ بلکہ کلوں کے قائم کرنے والے ایک جُدا جماعت ہے۔ ہندوستان میں اگرچہ کہیں کہیں ایسی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مگر ہر ہندوستان میں عام طور پر ایسی جماعتوں کا قائم ہونا ظاہرا بہت دور اور بعض وجوہ سے اگر ناممکن نہیں مشکل تو ضرور معلوم ہوتا ہے +

سینئر بلاشبہہ نہایت عمدہ چیز ہے اور سینئر کا جاننے والا آجکل کے زمانہ میں ہر حرفت پر پورا پورا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اور معاش حاصل کرنے کے لیے کہاں عمدہ ذریعہ اُسکے پاس ہوتا ہے۔ جیسا کہ یورپ کے ملکوں میں دیکھا جاتا ہے۔ مگر یورپ کے قیاس ہندوستان پر نہیں ہوسکتا۔ یورپ میں ہر قسم کے متعدد کارخانے موجود ہیں اور یورپ کی متعدد یونیورسٹیوں میں سینئر کی تعلیم دینا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ ہر قسم کے سینئر جاننے والے کے لئے ہر قسم کے کارخانے موجود ہیں۔ جن میں وہ جاسکتا ہے اور معاش پیدا کرسکتا ہے۔ مگر ہندوستان میں اِس قسم کے کارخانے نہیں ہیں۔ اور نہ ابھی اُن کے ہونے کی توقع ہے۔ پس سینئر کا جاننے والا بجز اسکے کہ سینئر کا عالم ہوکر اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کوئی ذریعہ معاش کا حاصل نہیں کرسکتا ہے۔ گورنمنٹ ڈاکٹری۔ انجینری۔ نقشہ نویسی وغیرہ کی جو ٹیکنیکل ایجوکیشن یا سینئر میں داخل ہیں۔ بقدر ضرورت اِس ملک کے تعلیم دیتی ہے اور اِس ذریعہ سے وہ لوگ معاش بھی پیدا کرتے ہیں۔ مگر اُس سے زیادہ تعلیم کی نہ ضرورت ہے کی موجودہ حالت میں گنجائش ہے اور نہ وہ اُس تعلیم سے کچھ معاش پیدا کرسکتے ہیں +

بڑی ضرورت ہندوستان میں اعلیٰ درجہ کی دماغی تعلیم کی اور اخلاقی اور سوشیل حالت کی درستی کی ہے جو ابھی تک نہیں ہوئی یا پورے طور پر نہیں ہوئی۔ اُس کے باقی امور لحاظ کے قابل ہیں۔ پس ہمکو مناسب نہیں ہے۔ کہ ہم دفعتاً سب امور کا ہونا بلکہ جو کام ہمکو پہلے کرنا ہے اُسکو مقدم سمجھیں اور اُسکے بعد جو کام کرتے ہیں وہ کریں +

تھیسلی میں لڑائی ٹائمز امریکہ کی ایک تار کے حوالہ سے مظہر ہے کہ سیف اللہ پاشا دوہزار نظام سپاہی اور دو لیکر کچھ عرصہ ہوا موضع لازیرینا کو جو تریخالہ کے قریب ہے اور وہانکی دھقان محاصل ادا کرنے سے انکاری تھی گئی ہے۔ دھقانیوں نے فوج کا مقابلہ کیا۔ جسپر باقاعدہ معرکہ آرائی شروع ہوگئی ہے۔ مگر چونکہ ترکوں کے پاس توپخانہ تھا۔ دھقانیوں کے عیال و اطفال پہاڑوں میں چھپ گئے۔ دوسرے دن پھر لڑائی ہوئی جس میں کئی دھقانی ہلاک ہوئے۔ یونانی گورنمنٹ نے باب عالی کو لکھا ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ کو تھیسلی کے محاصل وصول کرنیکا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مزید برآں دیہات متنازعہ مقبوضہ علاقہ کی حدود سے باہر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سیف اللہ پاشا نے ان دیہات کے باشندوں کو بذریعہ اشتہار دیدیا ہے کہ

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ جو یکم فروری ۱۸۹۸ء کے بعد دفتر وکیل مین موصول ہوا

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ وکیل مورخہ ۱۴ - فروری ۱۸۹۸ء	ریٹ	۱	
شیخ غلام محمد صاحب صدقہ فطر	۶	۴	
مولوی محمد انشاء اللہ "	عہ	۱۴	
باموالکم وانفسکم	۶		
از شملہ		۱۳	
ایک امرتسری مسلمان		۴	
از منصوری عیدگاہ کے موقع پر جمع ہوا	عہ	۸	
ایک امرتسری مسلمان			
میزان	[illegible]	۱۲	

بغداد سے ہمارا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ فہو کی سرحد پر تا حال ۱۹۰۰۰ ہزار فوج جمع ہو چکی ہے ۱۸ - جنوری ۱۸۹۸ء کو ایک اور توپخانہ بمعہ کافی جبہ و بارود سرحد کو روانہ ہوا ہمین یقین ہے جیسا کہ ۱۳ - دسمبر کے وکیل مین انگلو انڈین اخبارات کا مشورہ لکہا گیا ہے کہ خلیج فارس کے ہر دو ساحلون پر بنگال بیڑہ کے عظیم الشان برطانیہ جہاز وقتاً فوقتاً گشت کیا کرین بہر حال بہتر سوچا ہے اور انگریزی رعب داب ضرور قایم رکہنا لازمی طور پر ہے - مگر ہم ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہین جیسا کہ اخبار حبل المتین نے اپنی گورنمنٹ ایران کو اس ایما پر متنبہ کیا ہے - ویسا ہی گورنمنٹ عثمانیہ بھی اپنی جگہ پر سوئی نہین ہے بلکہ بیدار ہے - ہمارے عالی دماغ ہز اکسلینسی رجب پاشا مشیر بغداد خواب غفلت مین نہین سوئے ہین - بلکہ چوکنے ہو گئے ہین - اور حضور ممدوح شب و روز اس انگریزی پالیسی کے جو کہ خلیج فارس کی ساحل عرب پر ہو رہی ہے - بغور جستجو مین ہین - یہان یہ افواہ بہت مشہور ہے کہ انگریزی حکومت نے بیشمار سلاح اس ساحل پر تقسیم کئے ہین - ہمین کامل یقین ہے کہ ہمارے مدبر پاشا ممدوح اس فساد کا پورا انسداد کرینگے -

۲۰ - جنوری کو آہنی پل جو کہ اعلیحضرت کے حکم سے برائے افادہ زائرین کربلا معلے بغداد سے دو کوس کے فاصلہ پر بن رہا تھا بنکر تیار ہو گیا - جسکا اختتام حضور مشیر بغداد رجب پاشا کے ہاتھون پر ہوا اور حضور والی ولایت پناہی عطاء اللہ پاشا بہی پل پر رونق افروز ہوئے اور حضور ممدوح مشیر بغداد رجب پاشا کا خاص باڈی گارڈ بہی ساتھ تہا - اور حضور والی ولایت پناہی بہی بمعہ باڈی گارڈ تہے اور سب جرنیلان افواج شاہانہ اردوئے بغداد حضور ممدوحان کے ہمرکاب تہے - غرضیکہ اس شان و شوکت سے یہ افتتاح ہوا کہ سبحان اللہ بغداد کے کل تاجران کبار و صغار حتی سب یہودی و نصاری دوکانین بند کر کے اس عظیم الشان افتتاحی کے تماشہ دیکہنے کے لئے ظہر کو اس پل پر موجود تہے اور سفراء دول اجنبیہ اپنی اپنی گاڑیون پر سوار ہو کر سب کے سب تشریف آور ہوئے - ایک شخص نے اعلیحضرت کی درازی عمر کی دعا پڑہی اور اعدادیہ عسکریہ مکتب کے لڑکے آمین پکارتے تہے - اور چہہ تابور افواج قاہرہ شاہانہ مین سے حضور ممدوحان کی اردل مین گئی تہی - اور ایک خاص توپخانہ بہی اس پل پر گیا اور توپخانہ پل پر سے دو تین دفعہ پل کی آزمائش کیلئے دوڑایا گیا -

بغداد مین قاعدہ ہے کہ ماہ رمضان المکرم سے اول رجب المرجب سے لیکر شعبان المکرم کے اخیر تک ہر جمعہ کی رات کو ہر مسجد کے مینار پر روشنائی ہونے لگتی ہے - اور رمضان شریف مین ہر رات کو مہینہ بہر تمام روشنائی ہوتی ہے - اور خصوصاً رمضان مین یہان طرح طرح کی مٹہائیان بنتی ہین - اور رمضان مین یہان کے دوکاندار دن کو کم دوکانین کہولتے ہین - الا رات کو خصوصاً کہانے پینے کی چیزونکی دوکان افطار سے پہلے کہلتی ہے - اور سحری کے وقت بند کر کے سو جاتے ہین - بازار قہوہ خانہ رات کو ہی آباد ہوتے ہین - عشا کی نماز پڑہکر لوگ قہوہ خانون مین بیٹھتے ہین اور سحری کے وقت اپنے اپنے گہرونکو چلے جاتے ہین - یہان کے لوگ الا سحور کر کے رمضان مین بغداد رات کو دن بنا ہوتا ہے +

امیر المومنین نے سید ابی الہدا امام دربار ہمایون کے مشاہرہ مین در سہ ہزار قرش ماہوار کا اضافہ کیا ہے - جس سے ظاہر ہے کہ سید موصوف بدستور سابق منظور نظر اور بارگاہ سلطانی مین صاحب اقتدار و رسوخ ہین +

حکومت مصر نے خدیویہ جہازات تجارتی کے بیڑہ کو جسکی ابتدا محمد علی بانی خاندان نے قایم کی تہی فروخت کر دینے کا فیصلہ کیا ہے - نیز مکاتب کے اخراجات کے لئے خدیو اسمعیل نے جو اراضیات وقف کر دی تہین وہ بہی ضبط کر لی گئی ہین جس کے عوض مکاتب کا خرچ سرکاری خزانہ سے دیا جائیگا - یہ سب کارروائیان حملہ سوڈان کے خرچ پورا کرنے کے لئے ہو رہی ہین +

قیصر جرمن عنقریب اپنی خاص شاہی کشتی پر بندر ہمبرگ سے براہ بحیرہ اطلانتک و بحیرہ روم بندر سعید پہونچینگے - وہانسے یا تو براہ یافہ (یعنے سمندر کے راستہ) یا طور سینیا کے راستہ خشکی خشکی یروشلیم جا کر جرمن گرجہ کا افتتاح کرینگے - اس سے فارغ ہو کر قسطنطنیہ جائینگے اور وہان چند دن مہمان رہکر شاہ ہمبرٹ کی ملاقات کو اٹلی جائینگے - سلطان المعظم نے گرامی قدر مہمان کی شاہانہ خاطر و مدارات کئے جانیکے لئے احکام مناسب صادر فرمادئے ہین +

انگلستان مین اشاعت اسلام - ۱۶ - جون ۱۸۸۷ء کو جزائر برطانیہ مین ایک برطانوی نژاد مسلمان نہ تہا - ۱۷ - جون ۱۸۸۷ء کو شیخ عبد اللہ کوئلیم نے علانیہ اظہار اسلام کر کے اپنا مشہور لکچر خبط اور خبطی دیا جسے سنکر ایک اور انگریز مسلمان ہو گیا - جولائی ۱۸۸۹ء مین رسالہ عقاید اسلام لکہا جو ایسا مقبول ہوا ہے کہ اپریل ۱۸۹۲ء تک اوسکی ۲۷ ہزار کاپیان انگلستان مین بزبان انگریزی چہپین - اور چودہ دوسری زبانون مین اوسکا ترجمہ ہوا - دسمبر ۱۸۹۷ء کے خاتمہ تک کل ۱۵۲ بالغ انگریز مسلمان ہوئے جن مین سے ۱۷ فوت ہو کر باقی ۱۳۵ زندہ تہے - اونکی بچون کی تعداد ۴۳ ہے اور مدینہ ہوم مین ۱۰ صغیر سن اطفال ہین - ۹ - جنوری کو ۸ عیسائی ایک ہی دن مسلمان ہوئے جس سے اب کل نو مسلمونکی کی تعداد انگلستان مین ۱۹۶ ہے - انگلستان مین ۱۸۹۷ء مین کل ۱۱ شخص مسلمان ہوئے تہے +

وسطی سوڈان کی عظیم ترین اسلامی ریاست سکوٹو کی سلطان نے جو ریاست ہائے سکوٹو و برنو و گنڈو کے علاوہ فولاہ اسلامی ریاست نیوپ اور ایلورین کا بہی شہنشاہ تہا - پچہلے موسم سرما مین آخر الذکر دونون ریاستون پر انگریزی نائگر کمپنی کی فوجکشی اور قبضہ سے ناراض ہو کر کئی مہینون سے تین ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ لینا بند کر دیا تہا - مگر اب اوسے پہر منظور کر لیا ہے - یعنی وظیفہ نہین بلکہ اپنی سلطنت کے دو بہترین صوبجات نیوپ اور ایلورین پر جو دریا نائگر کی مغربی شاخ کے دائین بائین واقع ہین ہمارا قبضہ تسلیم کر لیا ہے - ان صوبون کی سلطان سکوٹو کی طرف سے اسکا ماتحت سلطان گنڈو براہ راست نگرانی کرتا تہا - اسنے بہی اپنے شہنشاہ کی تقلید کر کے ان معاہدون کو جو انگریزی کمپنی نے نیوپ اور ایلورین کے سردارون سے کئے ہین منظور کر لیا ہے - سکوٹو گنڈو کی سلطنت انگلستان سے کئی گنی بڑی ہے اور اوسکی آبادی دو اور تین کروڑ کے درمیان ہے +

Chamber Lain's Pain Balm.

چیمبرلینس پین بام

(چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ مین بنائی ہوئی)

تمام دنیا مین ہر قسم کے درد کے فوراً دفع کر دینے کیلئے مشہور ہے - خصوصاً ہر قسم کے گنٹھیا - کبراپن - موچ - لنگڑاپن اور ورم کے لئے مشہور ہے - زخم - چوٹین - جلے ہوئے مقامات بہی اچھے ہو جاتے ہین - درد سر - درد دندان - اور درد گوش کیلئے نافع ہے - درد پہلو - درد پشت کا بہت اچہا علاج ہے - غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے - قیمت چہوٹی بوتل عہ بڑی بوتل ۶

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکے گی -

سود کے متعلق ایک صاحب حسب ذیل استفسار کرتے ہین - (استفسار) بعض اصحاب اہل الرائے و اہل دیانت

اخبار سینگ بنک ڈاکخانہ کو سود کا جواز ثابت کرتے ہین اسلئے پبلک عجب تذبذب کی حالت مین پڑی ہوئی ہے

گہ چنین بنمایدو گہ چنین ہند این - جزبہ حیرانی نباشد کار دین + کوئی صاحب قطعی فیصلہ فرماوین کہ ڈاکخانہ

کے بنک سے سود جایز ہے یا ناجایز - مگر نیم ملان خطرہ ایمان فتوی تحریر فرمانیکی تکلیف نہ اٹھاوین -

راقم ایک خیر خواہ ڈاکخانہ

اس کے متعلق جسقدر ایسے جواب آئینگے جو ماقل و دل کے مصداق ہون - اونکو بجونشی وکیل مین

درج کیا جائیگا -

آجکل سود کا مسئلہ پر عام بحث ہو رہی ہے - کئی اصحاب پرامیسری نوٹون کے سود کے جواز کا فتوی دیتے ہین

کئی دار الحرب مین اسلمانون کو بھی سود لینے کی اجازت کا فتوی دے رہے ہین - بعض ہر جگہ اور ہر ملک مین

سود لینے اور دینے والے اور گواہون کو سود جیسے عذاب اور گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دیتے ہین - چنانچہ مولوی

محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ کے نمبر ۷ و ۸ جلد ۱۸ مین چند دیگر علماء کی تائید سے

یہی آخری رائے ظاہر فرمائی ہے مگر اس رسالہ کی اس جلد کے نمبرہائے ۵ و ۶ و ۷ مین ہم جیسا مولوی صاحب کو

سلطان المعظم ٹرکی کی حمایت مرزا صاحب قادیانی کو سخت سست کہتا ہوا پاتے ہین جسکا دوسرا الفاظ مین

یہ مطلب ہے کہ مولوی صاحب سلطان المعظم کے ہوا خواہ اور اونکو (خلیفۃ المسلمین نہ سہی کم از کم) دیندار مسلمان

ضرور تصور کرتے ہین - اور ادہر سلطان المعظم کو دیکھتے ہین کہ وہ اکثر سود پر قرض لیتے رہتے ہین اور گورنمنٹ

عثمانیہ کا جو روپیہ بنکون مین جمع رہتا ہے - اوسکا سود بھی لیا جاتا ہے - تو ہم مولوی صاحب کو ایک سود خوار

اور سود دہندہ بادشاہ کا اسقدر حامی دیکھکر سخت حیران ہوتے ہین کہ آیا انکا فتوی کو واجب العمل سمجھا

جاے یا اس تعریف و حمایت کو گو بادشاہ کی تقلید کیجاے - مختصر ایک طرف قرآن شریف مین سود کی

حرمت دیکھتے ہین دوسری طرف خلیفۃ رسول اللہ کو جو واقعی نہایت دیندار متقی و پرہیز سیرت ہونیکے علاوہ

کل مسلمانون کا محبوب اور انکی آنکھون کا تارا ہے - ملکی ضرورتون کے لیے سود دیتا اور لیتا ہوا پاتے ہین -

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ پانی ضرور کہین مرتا ہے - اور سلطان کا یہ عمل "ربا" کے دایرہ سے

باہر ہے - کیونکہ اگر ایسا نہو تا تو خواہ اوسکا ملک کوڑی کوڑی کیلئے عاجز و بیچارہ ہو جاتا - وہ کبھی شریعت

غرا محمدیہ کی مخالفت نہ کرتے - اور اگر بفرض محال وہ ایسا کر گذرتے تو اونکی غیور اور دیندار مسلمان رعایا

کبھی اونکی متابعت نکرتی - یا کم از کم اونسے خوش نہوتی - بہرنوع یہ مسئلہ ایسا پیچیدہ اور مشکل ہو رہا ہے کہ

اگر اسکا کوئی قطعی فیصلہ ہو کر معاملہ یکسو ہو جاے تو قوم و ملت کے لیے اس سے بڑھکر کوئی امر مفید نہین ہو سکتا -

اس لیے ہم مولوی صاحب موصوف سے اپنی تحریر پر نظر ثانی کرنیکی درخواست کے ساتھ ہی دیگر علماء سے بھی التماس

کرتے ہین - کہ جو صاحب اس معاملہ کے متعلق قوم کو آگاہی بخشنی کی لیاقت رکھتے ہین وہ ہر پہلو پر کافی غور کرنیکے

بعد اوس لیاقت سے ملک و ملت کے مفاد کے لیے کام لیکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہون - اور

تاکہ ان صاحبان کو فتاوے یا جوابات مین ایک قسم کی باقاعدگی پائی جاے - ذیل مین چند ایسے سوال

درج کر دیے جاتے ہین - جو اس مسئلہ کے متعلق عموماً ہر ایک کے دل مین پیدا ہوتے ہین -

(۱) ربا کے لغوی و اصطلاحی معنے - قرآن شریف مین وہ کن معنون سے استعمال کیا گیا ہے - ربا

اور مروجہ اصطلاح سود کیا ہم معنے ہین ؟ -

بعض اصحاب کا یہ رائے کہ ربا سے مراد usury (مناسب سے زیادہ بیاج لینا) اور سود سے

انٹرسٹ interest معمولی شرح سے منافع لینا) ہے کہانتک درست ہے -

(۲) اگر ربا سے مطلق بڑھوتری خواہ وہ ایک فیصدی سالانہ کی شرح سے ہو مراد ہے تو خیر القرون اور قرون

مابعد مین لوگ ایکدوسرے سے کسطرح قرض لیتے اور حاجتمند اپنے کاروبار کے لئے کسطرح روپیہ بہم پہونچاتے

تھے - اور یہ انتظام کب سے درہم برہم ہوا - اور کیا وہ اب قایم ہو سکتا ہے یا نہین -

(ب) سلیمان صاحب قرآن دوم عثمانیہ خلیفہ نے سود کی نہائی شرح جو ۱۱ فیصدی مقرر کی تھی

اسکا کیا مطلب تھا ؟

(۳) کیا حرمت ربا اور ادائے زکات کے احکام ایکدوسرے سے کچھ تعلق رکھتے ہین اور ان دونون

احکام کے نکات اور فوائد اور غایت کیا ہے ؟

ان سوالات پر سب سے عمدہ اور اطمینان بخش مضمون کیلئے کارخانہ وکیل نے بیس روپیہ نقد کا انعام

دینا تجویز کیا ہے - اور اخبار مین صرف وہی مضمون شایع کیا جائیگا جو انعام کے قابل قرار دیا جائیگا -

یا امتیازی مین سے چیدہ چیدہ مضامین منتخب کر کے رسالہ کی صورت مین شہر کیے جائینگے اور اس رسالہ کی

قیمت لاگت سے زیادہ نہین رکھی جائیگی - مضمون زیادہ سے زیادہ اخبار کے چار صفحون پر آسکے -

زیادہ طوالت سے کام نہ لیا جائے - نیز اس امر کا خیال رکھا جائے کہ وہ ۱۵ - اپریل سنہ ۹۸ء سے پہلے

دفتر وکیل مین موصول ہو جائین +

کلکتہ کے معزز ہمعصر اخبار جبل المتین کو امیر المومنین سلطان المعظم روم نے چار سو پونڈ (چھ ہزار روپیہ) سالانہ

کا مدامی وظیفہ عطا فرمایا ہے - کچھ عرصہ ہوا کہ اعلیحضرت شاہ ایران نے بھی ہمعصر موصوف کو تخمیناً اٹھارہ سو روپیہ

سالانہ کا مستقل وظیفہ عطا کیا تھا - ہم اپنے ہمعصر کو اس دوسری خسروانہ عنایت کے حصول پر مبارکباد کہتے ہین -

اخبار مذکور کے عالی ہمت مالک و مہتمم نے شاہ ایران کے عطیہ پر پانچ نامور اخبار کی قیمت طلبا کیلئے بارہ روپیہ

سالانہ کی بجاے سات روپیہ کر دی تھی - اور ساتھ ہی شاہ مظفر الدین کے نام نامی پر ایک علمی رسالہ مقام المظفر

فارسی زبان مین جاری کر دیا تھا - جو بڑی آب و تاب سے مہینہ مین چار بار شایع ہوتا ہے - اب سلطانی

عطیہ کے ملنے پر جبل المتین کی قیمت مین طلباء کے لئے اور دو روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے -

اسی اخبار جبل المتین کے ادارہ سے چند مہینون سے بزبان اردو روزانہ اخبار بھی شایع ہو رہا ہے جو کلکتہ

مین اردو زبان کا پہلا اخبار ہے - اس اخبار مین ہندوستان کے مسلمانون کو انگریزی گورنمنٹ کی خیر و برکات

سے متمتع ہونیکے متعلق قابل قدر مضامین کے ذریعہ سے تحریص و ترغیب دلائی جاتی ہے +

جریدہ نامدار جبل المتین کو بلاد ایران و روم اور وہان کے جلیل القدر فرمانروایون کی نگاہ مین جو کچھ وقعت

ہے وہ انہی عطیون سے ظاہر ہے - اور اسمین کوئی کلام نہین کہ ہمعصر موصوف اشاعت معارف اور اسلام

کے دو بڑے فرقون مین اتحاد و اخوت کا رشتہ مستحکم کرنیکے لئے جو گران بہا سعی و کوشش کر رہا ہے - وہ

اوسی کا حصہ ہے - مگر ہم اس موقع پر اس سے یہ شکایت کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ ابتک اسنے بغداد موصل

و حلب و دمشق ریلوے لائین کو اسلامی مشترکہ سرمایہ سے بنائے جانیکے لیے جس کے متعلق دیل مورخہ ۲۷ دسمبر

سنہ ۹۷ء و ۲۱ - فروری سنہ ۹۸ء مین کسی قدر ذکر ہو چکا ہے مسلمانون کو توجہ دلانیکی طرف کوئی خیال نہین کیا -

ہم امید کرتے ہین کہ اس یاددہانی سے وہ عنقریب باحسن پیرایہ اس فروگذاشت کی تلافی کر دین گے -

نیز اگر یہ مشورہ دینا داخل بے ادبی نہو تو ہم امید کر سکتے ہین کہ جناب منشی جلال الدین صاحب الحسینی مالک و ایڈیٹر

اخبارات متذکرہ بالا اس انعام خسروانی سے اپنے مفلوک الحال کرسٹی بھائیون کو بھی مستفید فرمانے

سے دریغ نہین کرین گے +

ریویو - شرح مسلم الثبوت معہ شرح مجلۃ المنصفات - یہ دونون شرحین رامپور کے مدرسہ عالیہ کے پرنسپل مولوی محمد

عبد الحق صاحب عمری کی تصنیف ہین - ناظرین کو مصنف کی نام نامی اور مشہور آفاق لیاقت سے ہی

کتاب کی قدر و منزلت کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے کسی زیادہ تشریح یا تعریف کی احتیاج نہین - یہ شرح

عربی زبان مین ہے جو حال المتن لکھی گئی ہے اور طرز بیان مین نہایت اختصار سے کام لیا گیا ہے -

اور نہ فضول طوالت کو دخل دیا گیا ہے - اسمین کوئی کلام نہین کہ مسلم کو حل کرنیکے لئے اس سے بہتر کوئی

شرح نہین پائی جائیگی - مولوی صاحب موصوف نے اس کتاب کا حق تصنیف مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب

مصریہ - توپخانہ بازار قدیم کانپور کو عطا کر دیا ہے - اور آخر الذکر صاحب ممدوح نے اسکو مطبع انتظامی

کانپور سے ۲۰ × ۲۶ کی تقطیع پر اعلیٰ خبز و پر نہایت اہتمام سے طبع کرا دیا ہے - اور فایدہ عام کے

لئے قیمت صرف رکھی ہے +

اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ عثمانیہ گورنمنٹ نے جرمن کارخانہ کروب کو ۱۵ سو نئی توپین تیار کرنیکا کہدیا

ہے - البتہ ترکی اسلحہ خانون مین چار سو کو بھی توپین تین اور ساڑھے تین انچ قطر کی بڑی سرگرمی سے تیار

اشتہار رسالہ کتاب

[illegible]

ہوری ہین جنمین سے اکثر تیار ہوکر امتحان مین کامل اتری ہین -

قیصر جرمن کے استقبال اور اردل کے لئے قسطنطنیہ سے دس پندرہ ہزار ترکی فوج ۔۔۔۔۔ بیروت تک جہازون پر اور وہانسے خشکی کے راستہ پر دمشق بھیجی جائیگی +

فساد الاحساء کے متعلق ہمارے نامہ نگار کی مختصر تحریر اوپر درج ہوچکی ہے - اوسکے علاوہ اس ہفتہ جو مصری اخبار موصول ہوئے ہین وہ مظہر ہین کہ "بغداد سے جو ترکی فوج چڑھائے کیلئے بصرہ آئی تہی وہ ابہی تک وہین مقیم ہے - اور حکومت بصرہ نے فوجکشی سے پہلے بصرہ کے نقیب الاشراف سید رجب کو جنہین حال مین امیر المومنین نے اعلی درجہ کا نشان عطا فرمایا ہے - خاص جہاز پر قاسم بن ثانی کو گورنمنٹ عثمانیہ کے احکام و شرائط سنا کر راہ راست پر لانیکی کوشش کرنیکو لئے ارسال کر دیا ہے - سید موصوف شیخ قاسم کو سرکاری شرائط پہونچا کر جنکی کیفیت معلوم نہین ہوئی - یہ حکم سنائین گے کہ اگر وہ اِن شرائط کو تسلیم کرلے اور جمع شدہ قبایل کو منتشر کرکے قطر کو واپس چلا جائیگا - تو اُسپر فوج کشی نہین کی جائے گی"

ناظرین کو معلوم رہے کہ عرب کے متوحش قبایل پر بغداد اور بصرہ کے نقیب الاشرافون کو وہی اقتدار اور رسوخ حاصل ہے جو شمال مغربی سرحد کے پٹھانون پر ملاؤن اور پیرزادون کو ہے - پس مسلمانونکی خونریزی سے بچنے کیلئے والی بصرہ کی یہ تدبیر نہایت مستحسن اور قابل تعریف ہے - اور ہمکو یقین کامل ہے کہ سید رجب مدظلہ العالی کی کوشش بے اثر نہین رہیگی - مگر افسوس یہی اخبار علاقہ نجد و جبل شمر کے متعلق اس ہفتہ ایک نہایت ناخوش آیند اور بُری خبر سناتے ہین - المؤید کو اُسکا خاص نامہ نگار لکھتا ہے - کہ "سابق امیر نجد محمد بن الرشید کے ابن عم حمود العبید کی اولاد نے جمع ہوکر سراج حسن بن مہنا کو قید سے رہا کرنیکے لئے امیر جدید کی خدمت مین عرض کیا - یہ شخص بلاد قفیم کے جنوبی حصہ کے صدر مقام بریدہ کا شیخ ہے - جسکو امیر محمد نے ۱۳۰۵ ہجری کے آخری حصہ مین سخت معرکہ کے بعد گرفتار کرکے اپنے دار الخلافہ حایل کے قید خانہ مین مقید کر دیا تہا -

"نئے امیر عبد العزیز مین معتب نے اولاد حمود کی مخالفت کی - اور خاندان رشید کے اُن لوگون نے جو عبد العزیز کے ہمراہی تہے اوسکی تائید کی - اسپر اولاد حمود نہایت برافروختہ ہوگئے - کہ امیر جدید نے ہماری شفاعت و سفارش کو قبول نہین کیا - اور اسی وقت سے عوض لینے کے درپے ہوگئے - تہوڑے دنون کے بعد عبد العزیز کے آدمیون مین سے وہ شخص جو اسکے مخلص جانثار اور کمال جرئی رکھتے تہے کسی کام کے لئے دار الخلافہ سے باہر چلے گئے - اولاد حمود نے اونکی عدم موجودگی کو غنیمت سمجھکر عبد العزیز اور اوسکے باقیماندہ ہمراہیون کو کہانے مین زہر دیدیا - جو امیر اوسکے خاندان کے دو آدمیون اور امیر الحج کے والد سہبان حمود الزید مین سرایت کرگئی - اور سوائے امیر کے جو سخت مریض اور زیر علاج ہے باقی تینون شخص فوراً مر گئے"

یہ قابل افسوس خبر لکھنے کے بعد نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ مجھیہ خبر صرف ایک بدوی شخص سے جو حایل گیا ہوا تہا معلوم ہوئی ہے اس لئے اسکی درستی پر پورا یقین نہین ہوسکتا - لیکن اور خارجی امر سے بہی اسکی کسیقدر تصدیق ہورہی ہے - اور وہ امر یہ ہے کہ کویت کے جدید قایم مقام مبارک الصباح نے جدید امیر کو تخت نشینی کی مبارکباد دینے کیلئے ایک سفارت بہیجی تہی - جو مراسلت ہذا کی تحریر کیوقت تک (یہ مراسلت بصرہ سے روانہ کی گئی تہی) باوجودیکہ اوسے گئے ۳۵ دن ہوگئے ہین ابہی واپس نہین آئی - حالانکہ ایسی سفارتین پہلے ۲۵ دن مین بصرہ مین حایل جاکر واپس آجایا کرتی تہین - یعنی بیس دن آنے جانیکے اور ۵ دن حایل مین مقام کے - پس اس توقف سے یہ رائے قایم کیجا سکتی ہے - کہ جبل شمر مین ضرور کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آگیا ہے -

لندن ٹایمز مورخہ ۴ - فروری البانیا مین پہر فساد ہونیکی خبر سناکر اپنا قیاس ظاہر کرتا ہے کہ اس صوبہ مین بہی آخر ایکدن خود مختار گورنمنٹ ہوجائیگی - لیکن چونکہ وہان عیسائیونکی نسبت مسلمانون کی آبادی زیادہ ہے اس لئے یہ مانی ہوئی بات ہے کہ وہان کا خود مختار حاکم کسی مسلمان کو بنایا جائیگا - اسی کے متعلق پہر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ مشہور نمکحرام سکندر بیگ کے ایک بیٹے کی اولاد اٹلی کے صوبہ نیپلز مین آباد ہے اور وہ اہالی البانیا کو ساتھ ملاکر البانیا مین فساد برپا کرانیکی کوشش کر رہے ہین - سکندر بیگ کے مفصل حالات ناظرین کو تاریخ خاندان عثمانیہ کے پڑہنے سے جسکا پہلا حصہ دفتر وکیل سے مل سکتا ہے معلوم ہوسکتے ہین - یہان یہی بتا دینا کافی ہے کہ وہ البانیا کے آخری عیسائی فرمانروا کا بیٹا تہا جو بطور یرغمال سلطان مراد ثانی کے دربار مین بہیجا گیا تہا اور اُسکو سلطان موصوف نے فرزندون کی طرح پرورش کیا تہا - مگر یہ غدار کل احسان فراموش کرکے باغی ہوگیا تہا اور کئی برسون کی چشم پوشی کے بعد آخر سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے ۱۴ تہون جو اوسکے بہائی سے بہی عزیز رکہتا تہا ہلاک ہوا تہا -

ٹایمز کی تحریر کے متعلق صرف یہی کہدینا کافی ہے کہ اوسکی یہ آرزو قیامت تک پوری نہوگی وہ البانیا مین مسلمانون کی کثرت کو خود تسلیم کرتا ہے - اور البانوی مسلمانون کی جان نثاری اور وفاداری مین ثابت قدمی مسلم الثبوت ہے - حتی کہ خاص سلطانی گارڈ مین بہی زیادہ تر البانوی سپاہی ہی داخل ہین - باقی رہے عیسائی - اونکی تعداد اس صوبہ مین اسقدر تہوڑی ہے کہ نہ تو مسن تیل ہوگا اور نہ رادہا ناچیگی -

عزت پاشا دوم سکرٹری دربار ہمایون کی نسبت یہی اخبار لکھتا ہے - کہ وہ آجکل سخت معتوب ہے اور محل سرا ہمایون مین جانیکی جرات نہین کرسکتا - وجہ عتاب یہ بتائی جاتی ہے کہ اوسکے بیٹے پر جو پیرس مین پڑہتا تہا نوجوان ترکی پارٹی کے ممبر ہونیکا الزام لگایا گیا - اور اوسے جوابدہی کے لئے قسطنطنیہ طلب کیا گیا - یہان پہونچکر اوسے اپنی سلامتی کا اندیشہ پیدا ہوگیا اور زر خطیر ساتھ لیکر بہاگ گیا - اور اس فراری کا ذمہ دار اوسکے باپ کو گردانا گیا ہے -

گورنمنٹ مصر نے ذریعہ جہازات کا بیڑہ ڈیڑہ لاکھ پونڈ پر اسکندریہ کی ایک انگریز کمپنی کے پاس فروخت کر دیا ہے - جسکے ساتھ ہی اسکندریہ مین مرمت جہازات کے لئے ایک خشک حوض تیار کرنیکا بہی اقرار کیا ہے - اس بیڑہ کے تین جہاز چہہ برس ہوئے گورنمنٹ مصر نے ۶۲-۶۲ ہزار پونڈ کو خریدے تہے - باقی آٹھ جہاز پرانے ہین - جہازون کے ساتھ اسکندریہ کا سرکاری حوض مرمت آب اور اسکندریہ و سویز کے بندرگاہون کے سرکاری کارخانے اور گودام گہر بہی جو بیس ایکڑ زمین پر بنے ہوئے ہین کمپنی کو اسی قیمت مین دیدئے گئے ہین - پچہلے سال گورنمنٹ کو اس بیڑہ سے ۹۰ ہزار پونڈ کے قریب آمدنی ہوئی تہی - اب کمپنی کو بحری ڈاک رسانی کے لئے چہہ ہزار پونڈ دئے جائینگے - اس سودے کے لئے یورپ کی کئی کمپنیان اور ترکی کمپنی جہاز رانی موسومہ مخصوصہ دو لاکھ پونڈ سے زیادہ رقم دیتی تہین - لیکن لارڈ کرومر کا اقتدار اپنا کام کرگیا - یہ سودا انگریزی کمپنی کو ایسا سستا مل گیا ہے کہ اوسکے حصون کی قیمت دس دن مین ایک سو سے ایکسو ساٹھ پونڈ فی حصہ ہوگئی ہے - مصری اخبارات اس فروخت پر کمال ناراض اور انگریزی اخبار خوب بغلین بجا رہے ہین +

تازی خبرین معہ مختصر حواشی

لندن ۲۰ - فروری - انگریزی فوج مین اضافہ پچہلے سال کی نسبت اس سال کے بجٹ مین فوجی اخراجات مین آٹھ لاکھ ستر ہزار پونڈ بڑہا دئے گئے ہین - یہ رقم انگریزی فوج مین (ہندوستان کی گورہ فوج سے ماسوا) ۱۶۹۴۶ - آدمی زیادہ کرنے پر خرچ کیجائیگی - اس تعداد مین ۲۸۶ افسر بہی شامل ہین +

لندن ۱۹ - فروری - مغنائی افریقہ - مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ مین گورنر لیگوس کی

یہ تار پڑھکر سنائی کہ انگریزی فوج نے قصبہ بوریا پر جو لیکوس کے اندرونی علاقہ مین واقع ہے ۸ فروری کو قبضہ کیا۔ اور ۹۔ فروری کو فرانسیسیون نے وہان پہونچکر انگریزی علم نیچا کردئے جانیکے لئے کہا۔ انگریزی فوج نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اسپر فرنچ پیچھے ہٹ کر شہر سے باہر خیمہ زن ہوگئے۔ فرنچ لوگون نے ساحل طلائی کے اندرونی علاقہ مین بھی بمقام وائی جنگی چوکی قایم کرلی ہے اور میجر نارتھ کوٹ کی ممانعت کے باوجود بمقام لوسا انگریزی چوکی کے پاس سے گذرے۔

فرانس کے وزیر نوآبادیہائی کا بیان ہے کہ انگریز۔ اور فرنچ بمقام بوریا دوستانہ پیرایہ سے ایکدوسرے کو ملے تھے۔ اور دونون فریق اوس کانفرنس کے ختم ہونے تک جو انگلستان اور فرانس کے درمیان پیرس مین ہو رہی ہے اپنی اپنی جگہہ پر قایم رہینگے۔

لندن ۲۰۔ فروری۔ **فرانس کی غاصبانہ پیشقدمی**۔ ریوٹر کا سہ سے تار دیتا ہے کہ دو فرانسیسی مہمین سوکوتو پر بڑھ رہے ہین۔ جنکو سلطان نے اپنے دارالخلافہ سے پانچسو میل کے فاصلہ پر رک جانیکا حکم دیا ہے۔ نائیگر کمپنی کی فوج سلطان کی امداد اور انگریزی علاقہ کو فرنچ سے خالی کردینے کیلئے پیشقدمی کیواسطے بالکل تیار اور صرف حکم کی منتظر ہے +

لندن ۱۹۔ فروری۔ **جاپان و چین**۔ جاپانی وزرا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہماری ملک کی مالی حالت ایسی نہین کہ چین کو تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے کوئی اور مہلت دیجائے +

لندن ۲۱۔ فروری۔ **سرحدی فشا**۔ مسٹر رابرٹس نے اطلاع دی ہے کہ مین ۷۔ بلوچ کو ہندوستان کے سرحدی محاربات کیطرف دارالعوام کو توجہہ دلاؤنگا +

لندن۔ چین نے آخر مجبور ہوکر تسلیم کرلیا کہ چند شرائط کے ساتھ وہ چار مہینون کے اندر تمام دریاؤن کے اندرونی حصون پر اجنبی اور دیسی جہازونکی آمدورفت کی اجازت دیدیگا۔ اور دو برس کے اندر صوبہ ہونان مین اجنبی تجارت کیلئے ایک بندرگاہ کھولدیگا چین نے انگلستان کو یہ بھی یقین دلایا ہے کہ وادی نیگیکی کوئی حصہ اجنبی طاقت کو نہین دیا جائیگا۔ نیز جن بندرونمین انگلستان کی تجارت دیگر ممالک کی تجارت سے زیادہ ہوگی۔ وہان کے انسپکٹر جنرل محاصل درآمد و برآمد انگریز مقرر کئے جائینگے۔

لندن۔ **مغربی افریقہ**۔ **انگریزی علاقہ پر حملہ**۔ مسٹر چیمبرلین نے دارالعوام مین رائیٹر کی عکاوالی تار کی تصدیق کرکے کہا کہ مین باور نہین کرسکتا کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے جو علاقہ مذکور کو انگریزی تسلیم کرچکی ہے اس حملہ کی اجازت دی ہے۔ فرانس مین نیم سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سکوتو کے قرب وجوار مین کوئی فرانسیسی فوج نہین ہے۔ انگریزی اخبارات مغربی افریقہ کی موجودہ حالتکو نہایت نازک خیال کرکے باتفاق رائے لکھ رہے ہین کہ انگلستان کے صبر و تحمل کی انتہائی حد پہونچگئی ہے +

لندن ۲۱۔ فروری۔ **انگریزی فوج مین اضافہ**۔ کریکے لئے مزید رقم اب ۱۶ لاکھ پونڈ تک بڑھادیگئی ہے فوج سوار و نخلین ۳۱۱ آدمیون اور ۴۴۳ گھوڑونکا اور توپخانہ مین ۱۵ باتریونکا اضافہ کیا جائیگا۔

لندن ۲۲۔ فروری۔ **چین**۔ رائیٹر پیکین سے خبر دیتا ہے کہ چین کو اپنے ملک سے قرضہ ملنے کی کوئی امید نہین بعد مین خبر آئی کہ چین نے ہانگ کانگ۔ شانگہی اور جرمن ایشیائی بنکونسے سولہ ملین پونڈ ۴½ فیصدی سالانہ سود پر قرض لینے کا انتظام کرلیا ہے +

لندن ۲۳۔ فروری۔ **مشاقی افریقہ**۔ سوڈانی باغی فوج دریا نیل سے عبور کرگئی ہے۔ اور اسکے متعلق کوئی مزید خبر موصول نہین ہوئی ہے۔

لندن۔ **سرحدی محاربات کا خرچ**۔ مسٹر سیموال سمتھ نے پارلیمنٹ مین تجویز پیش کی کہ سرحدی مہمون کا کل خرچ ہندوستان پر نہ ڈالا جائے۔ نواب وزیر ہند نے جواب مین یہ تسلیم کیا۔ کہ ہندوستان کے لوگ بیشک بہت غریب ہین لیکن اونکی حالت کسی قدر بہتر ہوتی جاتی ہے مجھے ہندوستان کی گورنمنٹ سے تازہ موصول ہوا ہے کہ سال آیندہ کے لئے آثار اچھے ہین۔ اور اسقدر آمدنی ہونیکا یقین ہے کہ جدید ٹیکس لگانیکے بغیر ہی آمدنی خرچ برابر ہوجائینگے۔ اور بجٹ مین کوئی خسارہ نہین ہوگا۔ اسکے بعد نواب ممدوح نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ سرحدی محاربات اپنے ذیل معاملہ ہین۔ سر ہنری فولر نے نواب ممدوح کی تقریر کی مخالفت کرکے تجویز مذکور کی تائید کی۔

بمگر ۹۲ رایون کی موافقت اور ۱۸۸ کی مخالفت سے تجویز مسترد کردیگئی۔ رلنواب وزیر ہند کی تقریر پر ہمارا انگلو انڈین ہمعصر سول بڑی سختی سے جرح و قدح کرکے انکو فضول بکواس کہنیوالا اور یاوہ گو کا خطاب اور اونکے بیانات کو محض دروغ بتاتا ہے۔ وکیل)

لندن۔ **چین کی تقسیم**۔ چین نے جاپان کے مراسلہ کے جواب مین لکھا ہے کہ روس نے صاف کہدیا ہے کہ موسم بہار مین بندر آرتھر سے روسی بیڑہ کو ہٹالینا چین اور کوریا کے اغراض کی منافی ہوگا۔ (یعنی روس اوسپر دوامی قبضہ کرلیا ہے)۔

لندن۔ فرانس کے مشہور ناول نویس زولا کو ڈریفس کے مقدمہ مین گورنمنٹ اور عدالتکی کارروائی پر سخت نکتہ چینی کرنیکے جرم مین ایک سو تیس اور تین ہزار فرینک جرمانہ کی سزا ملی ہے۔ اس جرم کیلئے اس سے سخت سزا کوئی نہین۔

لندن۔ یوگنڈا سے ۲۹ جنوری کی تاریخ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ میجر میکڈانلڈ نے دیسی رئیس موانگا کی فوج کو شکست دیکر منتشر کردیا ہے +

لندن ۲۴۔ فروری۔ **مغربی افریقہ**۔ لارڈ سالسبری کو فرنچ وزیر خارجیہ نے تار بھیجا ہے کہ کوئی فرنچ فوج سوکوٹو کے علاقہ مین داخل نہین ہوئی +

لندن۔ **ہسپانیہ و امریکہ**۔ امریکہ کا جو جنگی جہاز کیوبا مین اڑگیا تھا۔ اوسکی نسبت موجودہ تفتیش سے یہ شبہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ کہ یہ حادثہ محض اتفاقیہ نہ تھا۔ جس سے نیویارک اور دیگر بلاد امریکہ مین سخت پرجوشی پھیل رہی ہے۔

لندن۔ **جنوبی افریقہ**۔ کی چارٹرڈ کمپنی کو علاقہ پر بدستور قابض و منتظم رہنے دیا گیا ہے۔ مگر امپیریل گورنمنٹ کی نگرانی بہت سخت کردیگئی ہے +

لندن۔ ۲۵۔ نومبر۔ مسٹر کرزن نے دارالعوام مین بجواب سوال بیان کیا کہ موسبا ساکو جو فوج ہندوستان سے گئی ہے اوسکا خرچ خزانہ انگلستان سے دیا جائیگا +

لندن۔ **دم دم گولی**۔ پارلیمنٹ مین سرحدی محاربون مین اس گولی کے استعمال پر جب سوال کیا گیا تو نواب وزیر ہند نے جواب دیا کہ انکا استعمال قانون بین الاقوام اور جنگ کی رسم و رواج کے برخلاف نہین ہے +

لندن ۲۶۔ فروری۔ **انگریزی فوج مین اضافہ**۔ نائب وزیر صیغہ جنگ نے دارالعوام سے ۱۳۰۵ آدمیونکی فوج کے لئے خرچ مانگا ہے۔ اس صدی مین اسقدر فوج کے لئے پہلے کبھی خرچ نہین لیا گیا تھا۔ (یہ تعداد پچھلے سال کی سینڈنگ آرمی (مستقل نظام فوج) سے ۲۱۷۳۹ آدمی زیادہ ہے۔ ابتک زیادہ سے زیادہ تعداد ۱۸۸۵ء مین ہوئی تھی۔ جبکہ ۱۷۷۱۹۴ آدمیونکا خرچ منظور ہوا تھا۔) وزیر مذکور نے تقریر مین کہا کہ گو انگلستان کی ۷۵ ہزار فوج ہندوستان مین رہتی ہے۔ پھر بھی عظیم جنگ کی صورت مین ہم اپنی کثیر التعداد ریزرو فوج کے علاوہ ایک پورا آرمی کور باہر روانہ کرسکتے ہین +

لندن ۲۵۔ فروری۔ **مسٹر لبوشیر نے تجویز پیش کی** کہ مغربی افریقہ کی سرحدی فوج کم کردیجائے اس فوج کی زیادتی فرانس کو اشتعال دینے کا باعث ہے۔ مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیہائی نے کہا کہ اگر اندرونی علاقون مین فرانسیسیون کو برابر بڑھنے دیا جائے۔ اور ہم خاموش بیٹھے رہین تو ہماری نوآبادیان قلت رقبہ کی وجہ سے گھٹکر مرجائینگی۔ ہم فرانس سے دوستی رکھنے کے خواہشمند ہین۔ مگر اپنے مفاد و اغراض کو قربان نہین کرسکتے۔ مسٹر لبوشیر کی تجویز ۲۷ کی موافقت اور ۲۳۲ کی مخالفت سے مسترد کردیگئی +

لندن۔ **زولا**۔ حکم سزا کی اپیل کریگا +

لندن ۲۶۔ فروری۔ فرانس نے انگلستان کو یقین دلایا ہے کہ جرمن کیطرح وہ چین کے کسی بندر اور ساحلی علاقہ پر قبضہ کرنا نہین چاہتا۔

لندن ۲۵۔ فروری۔ **یونانی قرضہ**۔ یونان کے قرضہ تاوان جنگ کے متعلق کل معاملہ پختہ ہوگیا ہے۔ چالیس لاکھ پونڈ قرضہ بشرح ۳ فیصدی انگلستان فرانس اور روس کی ضمانت پر لیا جائیگا۔ قرضہ مطلوبہ کا باقیماندہ حصہ بلا ضمانت ہے۔ اور اس کے سود کی شرح بہت زیادہ ہوگی +

جمرود ۲۵۔ فروری۔ زکاخیلیون کی دو چھوٹی جماعتین بغرض سرقہ وادی بازار سے جمرود دوبارہ کیطرف آرہی تھین

ہندوستان

سرحدی فساد۔ ۲۳ فروری کو میعاد گذر گئی۔ لیکن ابھی تک غنیم کے علاقہ پر کوئی پیشقدمی نہیں کیگئی جسکی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کئی قبائل نے بحساب حصہ رسدی جسقدر روپیہ اور رائفلیں اُن کے ذمہ نکلی تھیں وہ حوالہ کردی ہیں اور باقیماندہ قبائل کے بھی بتدریج راہِ راست پر آجانیکی قوی امید ہوگئی ہے۔ اسلئے جنرل سر ولیم لوکھارٹ صاحب نے میعاد کو اور چند دنوں کے لئے بڑھا دینا مناسب خیال کیا +

ملک دین خیل نے ۲۱۔ فروری کو ۴۰ اینچ لوڈنگ رائفلیں اور دو ہزار روپیہ ادا کردیا۔ اُن کے ذمہ اسیقدر تھا۔ جسکی وصول ہوجانے سے محاصرہ اور ناکہ بندی کو اُن کے برخلاف کسی قدر نرم کردیا گیا ہے اور کرمنی قبائل کو ناکہ بندی سے جو شکایات تھیں اُن کو حتی الامکان دُور کردیا گیا ہے۔ جس سے وہ قبائل بہت خوش ہوگئے ہیں۔ اور اُنکے پھر بگڑ جانیکا کوئی اندیشہ نہیں رہگیا۔ کامرای خیل و آدم خیل و سپاہ خیل نے بھی جرمانہ کا کسی قدر حصہ ادا کردیا ہے۔ آدم خیل پر صرف تین سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ اور خبر اکثل کے دو مفرور سپاہیوں کی رائفلیں اُنسے مانگی گئی تھیں۔ یہ قبیلہ شروع ہی سے مقابلہ سے بہت کچھ محترز رہا ہے +

۲۵۔ فروری کو کلکتہ سے خبر آئی کہ رکا خیلیوں کے ۵۸ ملکوں کا جرگہ بھی اس تاریخ جمرود پہنچنے والا تھا۔ اور اُن کے علاوہ دیگر قبائل کے ۱۶ اور ملک بھی اُس تاریخ پہنچگئے ہونگے۔ صرف کوکی خیل ابھی تک بگڑے بیٹھے ہیں۔ قصہ مختصر سرحدی فساد کا اب بصلح و آشتی ختم ہوجانے کے زبردست آثار نمودار ہوگئے ہیں اور اگر منشاء ایزدی مخالف نہ ہوا تو غالباً اب پیشقدمی کرنیکی ضرورت نہ پڑیگی۔ گو بطور حفظ ماتقدم اسکے لئے بھی اپنی طرف پوری سرگرمی سے تیاریاں ہورہی ہیں +

۲۲۔ کو پشاور کے گودام سے تین رائفلیں چوری گئیں اور اُنکے قریب قتل کا بھی ایک وقوعہ ہوا۔

سی سالڈی پائین ۱۸۔ فروری کو پشاور پہنچگئے تھے۔ اب چند دنوں کیلئے لاہور ہیں۔ وہاں سے کلکتہ جاکر جاپان و امریکہ کے راستہ انگلستان جائینگے اور آٹھ مہینوں کی رخصت پوری کرکے پھر کابل واپس جائینگے صاحب موصوف کو کابل سے چلے آنیکے بعد اکیس دن امیر صاحب کے حکم سے جلال آباد ٹھہرنا پڑا تھا جہانسے افغان سواروں کا ایک دستہ انکو لنڈی خانہ اور لنڈی کوتل کے درمیان پانچویں بریگیڈ کی بعیدی چوکیوں تک پہنچا گیا۔ اُن کا بیان ہے کہ جلال آباد آفریدی قبائل سے بھرا ہوا ہے۔ مگر اب اُن میں سے بعض بعض خاندان تیراہ کو واپس جانے شروع ہوگئے ہیں۔ وہ امیر صاحب کی صحت اچھی بتاتے ہیں اور ملک میں کامل امن ہونیکی خبر دیتے ہیں۔ موجودہ فساد میں امیر صاحب کے طرز عمل پر سول ملٹری گزٹ نے جو اعتراض کیا تھا۔ وہ اُسکی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور آفریدیوں کو پناہ دینے کے متعلق وہی دلائل جو ہم پچھلے ہفتہ لکھ چکے ہیں پیش کرکے اسپارہ میں امیر صاحب کی معذوری ظاہر کرنیکے ساتھ ہی یہ امر بڑے دعوی سے بیان کرتے ہیں کہ امیر صاحب نے قبائل کو گولی بارود اور اسلحہ سے مطلقاً امداد نہیں دی۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ یہ طنزاً ریمارک کرتا ہے کہ سر سالڈ ہائین کی بہت سی جائداد امیر صاحب کے قبضہ میں ہے پس ایسے شخص کی شہادت صفائی چنداں قابل اعتبار نہیں۔ مگر مائونٹینر ایسی کی طرفی نہیں دکھاتا۔ اور وہ بھی امیر صاحب کو پناہ دینے کے بارہ میں معذور خیال کرکے اُنکی صداقت پر کوئی شبہ نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے کہ امیر صاحب غالباً خواص خان اور ولی محمد کو اپنے علاقہ سے نکل جانے پر مجبور کرینگے۔ چنانچہ اُنہوں نے اس ہفتہ اٹک سے پندرہ میل پر موضع اکوڑا میں ایک رات ڈاکہ پڑنے سے پہلے تو طرح طرح کی مخدوش افواہیں مشہور ہوئیں اور اسکے مرتکب جو اکی آفریدی خیال کئے گئے۔ مگر بعد میں معلوم ہوگیا کہ یہ صرف مقامی بدمعاشوں کی شرارت تھی۔ سرحدیوں میں یہ حوصلہ ابھی پیدا نہیں ہوا کہ انگریزی علاقہ میں اسقدر دور گھسکر ایسے جرائم کا بیباکی کے ساتھ ارتکاب کریں۔ اس ہفتہ جنرل لوکھارٹ صاحب لنڈی کوتل کا معائنہ کرینگے۔ اور واپسی کیوقت جمرود کے جرگوں سے گفتگو کی +

بمقام شنواری ایک دیسی سپاہی ایک دیسی افسر کو ہلاک کرکے روپوش ہوگیا ہے۔ ۲۵۔ فروری کو بمقام برکائی گورکھا پلٹن کے کپتان باردل کو اُسکے ذاتی ملازم نے قتل کردیا +

سردی اور تیز ہوا سے وزیرستان میں سرکاری فوجکو سخت تکلیف پہنچی۔ واقعہ شین کمبا کے گورکھا مقتولین میں سے تین کی لاشیں دستیاب نہیں ہوئیں۔ سارجنٹ واکر آفریدیوں کو بہت سا زر فدیہ دیکر چھوڑا گیا تھا۔ چنانچہ گورنمنٹ نے افسروں اور سپاہیوں کو سخت تاکید کردی ہے کہ وہ کبھی اکیلے دوکیلے کیمپ سے باہر نہ جائیں۔ دیوانہ فقیر اور ہاڈا ملا کی نسبت عام افواہ تھی کہ وہ علاقہ سوات و مہمند میں عید کے موقع پر فساد کرانیکی لئے بڑی کوشش کررہے ہیں۔ مگر یہ سب افواہیں غلط ثابت ہوئی ہیں۔

جنرل کیمٹر نے جنکو سرحد سے مدراس کو واپس بھیجدیا گیا ہے مطالبہ کیا ہے کہ جن الزامات پر مجھے واپس کیا جاتا ہے اُنکی تحقیقات کیلئے باقاعدہ کمیشن بٹھائی جائے۔ (بعد میں اسکی تردید ہوگئی)

بمبئی میں وبا کا زور بدستور قائم ہے۔ ۱۹۔ فروری کو یورپین۔ ہندو اور پارسی وبائی ہسپتال اتفاقیہ آتشزدگی سے تمام و کمال جل گئی۔ بیس ہزار روپیہ کے قریب نقصان ہوا ہے۔ اس ہفتہ ایک اور یورپین نرس (تیماردار) وبا سے فوت ہوگئی ہے۔ جسکے مرنے پر خود ملکہ معظمہ نے افسوس ظاہر کیا ہے۔ طاعون کی شکار دنکی یومیہ اوسط دہی ڈیڑھ سو پونے دو سو ہے۔

۱۹۔ فروری کی صبحکو ایک پارسی کارخانہ پارچہ سازی کے گودام میں آگ لگنے سے تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا۔

رزیڈنٹ کشمیر آئندہ سنا جاتا ہے موسم سرما بھی سیالکوٹ چھاونی میں بسر کرنیکی بجائے کشمیر و جموں کے علاقہ میں رہائش رکھا کرینگے۔

الہ آباد ہائیکورٹ نے ایک قتل کے مقدمہ کے ملزموں کو جنہیں ششن جج نے سزاء موت دی تھی بری کرکے پولیس کو ملزم ٹھہرادیا ہے کہ اُسنے جان بوجھکر ملزموں پر قتل عمد کا جھوٹا الزام لگایا تھا۔

ہندوستان سے اور چار سو دیسی فوج موبا سا کو بھیجی گئی ہے۔ جو ۲۵ ماہ حال کو جہاز پر سوار ہوگئی ہوگی۔

پونا کے قاتل دامودھر کی اپیل کی سماعت کیلئے بمبئی ہائیکورٹ میں ۲۔ مارچ کی تاریخ مقرر کیگئی ہے۔ اپیل میں ملزم اپنی بیگناہی پر اصرار کرکے پولیس کے تشدد اور وعدہ معافی کو اپنے پہلے اقبال جرم کا باعث بتاتا ہے

انگریزی جہاز رانی کمپنی کے تمام افسر پھر کام پر آگئے ہیں اور بیکاری کا خاتمہ ہوگیا ہے۔

پونا میں جس گورکھا سپاہی نے ہسپتال کے ایک دیسی ڈولی بردار کو چاقو سے زخمی کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے اُسے تین ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ مقتولان صحرا گڈھی کی یادگار قائم کرنیکی امرتسر میں کوئی زمین حاصل کیجائے۔ صحرا گڈھی میں بھی ایک لوح قائم کیجائیگی۔ جسپر مقتولین کے نام کندہ کئے جائینگے۔

لاہور آرٹس سکول کے پرنسپل بھائی رام سنگھ کو جو لندن گئے ہوئے تھے یادگاری عمارت کا نقشہ تجویز کرنیکے لئے کہا گیا ہے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یادگار خالصہ کالج امرتسر کے قریب ریلوے لائن کے سامنے تعمیر کیجائے +

جالندھر اور ہوشیارپور کے بارہ دیہات کے متصل ہر ہفتہ دو تین نئے دیہات اس بلا میں مبتلا ہوجاتے ہیں

پونا کے سشن جج نے وبائی ہسپتال کی ایک ہندو مرضیہ عورت کے چار ہزار روپیہ چرانے کے جرم میں ہسپتال کے تین مقدموں میں سے ایک کو ایک برس اور باقی دونوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ برس۔ اور ایک پولیس کانسٹبل کو دو برس قید سخت کی سزا دی۔ ایک یورپین پلیگ انسپکٹر بھی گرفتار تھا اُسے بری کردیا گیا۔

مسلمانوں کی عید الفطر کے دن اور فصح عیسائیوں کا ۵ رمضان کا پہلا دن (ایش ویڈنسڈی) شروع ہوا اور چونکہ یہ عیسوی تیوہار کبھی ۵۔ فروری سے پہلے اور ۱۰ مارچ سے بعد نہیں آسکتا۔ ہر تینتیس برس میں چار سے زیادہ دفعہ ایسے موقع نہیں آسکتے۔ لیکن ٹھیک ایسا توافق تیرہ سو برسوں میں لمبے پہلے شاذ ایک یا دو دفعہ ہی ہوا ہوگا

ولی کوم کا مشہور قزاق چکائی جسنے اس محاربہ میں سرکار کو بہت مدد دی ہے سخت بیمار ہے۔ اُسکا ارادہ ہے کہ سفر کی طاقت آتے ہی حج بیت اللہ کو چلا جائے +

میکران۔ میجر ایون تقریباً دو سو سپاہی اور دو توپیں لیکر ۱۷۔ فروری کو تربت سے جاکر ۲۲۔ کو واپس آگئے۔ اور ۲۳ کو ڈیڑھ سو مزید سپاہی اور چند سوار لیکر مند دیہات کیطرف روانہ ہوگئے۔ محراب خان ایرانی علاقہ میں ہے +

۲۱ اودی کو ایک مسمات ثاثہ بابو لوہار جنکا کل ریلوے انجن حیدرآباد نے برخلاف مشہر لاہور کے ۲۰ فروری کو ۲۰ فروری کو ۲۰ فروری کو

CHAMBER LINSCOUGH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی)

(امریکہ مین بنائی ہوئی)

ہر قسم کی کھانسی۔ زکام۔ نزلہ۔ بچونکی کھانسی۔ گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر قسم کی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کردیتی ہے۔ امریکہ مین تمام ڈاکٹر اسکا استعمال کراتے ہین۔ ایک مرتبہ اسکو آزمائے اور صحت پائے۔ قیمت چھوٹی بوتل ایکروپیہ۔ بڑی بوتل دو روپیہ۔ تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے ملسکتی ہے

روز بازار (جنرل بک ایجنسی) امرتسر

قانونی کتب کے علاوہ مطبع روز بازار کے متعلق عام کتابون کی ایک ایجنسی کھولی گئی ہے۔ جو اصحاب چاہین اپنی چھاپی یا تصنیف و تالیف کی ہوئی کتابین اس ایجنسی مین کمیشن پر فروخت کے لئے رکھہ سکتے ہین۔ جو کتابین اس طرح پر ایجنسی مین رکھی جائین گی انکا اشتہار اخبار وکیل مین بلا اجرت چھپتا رہیگا۔ شرح کمیشن اور دیگر امور کیلئے خط و کتابت سپرنٹنڈنٹ اخبار وکیل سے ہونی چاہیئے + المشتہر مینیجر مطبع روز بازار امرتسر

اہل اسلام کو مژدہ

لو صاحبو کل بکھیڑے اور جھگڑے مٹ گئے۔ عیسائیون نے خود نام گرامی آن سید الانبیاء کا اپنی کتب متقدمین مین دکھلا کر رسالت آنحضرت صلعم کی تسلیم کر لی ہے۔ اس کتاب کا نام اثبات نبوت محمدی رکھا گیا ہے۔ شتہر ہے بارسال قیمت مندرجہ ذیل ملسکتی ہے۔ ملکون ارسال کی محصول ڈاک ہمارے ذمہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کی جلد بسعت ۲ روپیہ اوسط درجہ کی صاحب توفیق ہے۔ ادنیٰ درجہ کی صاحب طاقت ہے۔ المشتہر خاکسار مولوی محمد رمضان فتاش سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان۔

اعلام مفید عام

یہ فقیر خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ سے ہے جسکی شہرت پنجاب کے عموماً اور مغربی حصہ مین خصوصاً بدرجہ کمال ہے حتی کہ بٹالہ کا شریف کہلانا اسی خاندان کا طفیل ہے۔ حضرت والد بزرگوار جناب صاحبزادہ صاحب علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات سے ہزارہا لاکھون بندگان خدا نے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا جسکی مصداق اسوقت بھی ہزارون موجود ہین چونکہ یہ فقیر آباء اجداد کی طریق بیعت و رسم عملیات و تعویذات وغیرہ معمولہ اپنے خاندان کا پابند ہے اور عموماً بندگان خدا و مریدان باصفا کو حسبتہً للہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور مزید برآن اب چاہتا ہے کہ اس فائدہ کو اور وسعت دے تاکہ دور دراز کے لوگ بھی مستفید ہون۔ خیر الناس من ینفع الناس۔ اسلئے اپنے معمولات کا اعلان مناسب سمجھتا ہے اور اگرچہ پیشتر کبھی کسی عمل و تعویذ پر کچھ عوضانہ مقرر نہین کیا۔ مگر اسوقت ایک اشد ضرورت دیکھکر کہ محض حسبتہً للہ ہے مجبور کر دیا ہے۔ وہ یہ کہ چند سال ہوئے ایک زنانہ مدرسہ اسلامیہ (جو کہ عیسائیون کے قبضہ سے نکالا گیا تھا) جاری کیا ہے اور ابتک اسکا کام جیسا کہ چلا مین ہی جانتا ہون۔ مگر اب چونکہ ابنائے زمانہ کی رفتار دینی راہ مین ایسی ہو رہی ہے اور ہمتین ایسی پست ہین کہ ناگفتہ بہ ہے اور ضرورت خرچ مدرسہ برابر موجود ہے۔ اسلئے مختصر عوضانہ رکھا گیا ہے ۱ روپیہ وہ روپیہ اسی مدرسہ کے کام مین لگایا جائیگا۔ بعض عملیات و مجربات شرطیہ ذیل مین درج ہین باقی ہر قسم کی بیماری وغیرہ کا علاج خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ہمراہ درخواست کے آنا چاہیئے + مرگی ۱ استسقاء ۸ احتباس حیض ۸ الشراہ یعنی جو اولاد کہ چھوٹی عمر مین مر جاتی ہو ۸ عقیمہ یعنی جسکی اولاد نہ ہوتی ہو ۸ جو طالبعلم امتحان مین پاس ہونا چاہین ۸ برائے حافظہ و زیادتی فہم ۸ مہربانی حکام و نصرت براعداء ۸ المشتہر فقیر شمس محی الدین صاحبزادہ عفی عنہ۔ بٹالہ ضلع

الاسلام۔ دربارہ عقائد اسلام

مسلمان گرے تو ایسے بے ڈھب گرے کہ ان کے سنبھلنے کی کچھ امید نہ تھی۔ بارے اونہون نے سمجھا کہ گرے۔ اور بے ڈھب گرے۔ انکو اس سمجھنے سے توقع ہوتی ہے کہ سنبھلینگے بھی۔ چنانچہ مکتب اور مدرسے اور انجمنین اور سوسائٹیان اور اخبار اور رسالے اور لکچر اور کیا اور کیا اسی سنبھلنے کی تدبیرین ہین اور اپنی اپنی جگہہ سبھی اچھی ہین۔ ہان انکے دین کی حفاظت جیسی کہ چاہیئے نہین ہوتی اور وہ ذرا ہی بہی مشکل۔ مگر تنکے کو اوجھل پہاڑ۔ اس سے کہ لڑکون کو کسی مدرسہ مین داخل کر دیا اور اونہون نے مدرسہ کی چیزونکے ساتھ بادل ناخواستہ دو چار مذہبی باتین اس کان سنین اور اس کان اڑا دین اور اتنے سے تو دین کی حفاظت ہو نہیں رہی۔ دین کی حفاظت تو جب کہی ہوگی اس سے ہوگی اور اسی سے ہوگی کہ ہر ایک خاندان کے بزرگ مرد و زن بچپن سے لڑکون اور لڑکیون کو گھر مین دین کی ضروری باتین سکھائین اور اپنے دیندارانہ نمونے انکو دکھائین اور یہ ظاہر ہے کہ سب سے مقدم اور ضروری امر بچون کو تعلیم عقائد اسلام ہے۔ پس یہ چھوٹی سی کتاب الاسلام ہماری اسی غرض سے تصنیف کی ہے کہ مسلمان اسکو پڑھکر اپنے دین و مذہب سے واقفیت حاصل کرین۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء نے اس کتاب کو نہایت عمدہ اور نہایت مفید بیان کیا ہے اور اسکی بہت تعریف لکہی ہے۔ ریاست بہاولپور نے اسکو مدارس ریاست مین داخل تعلیم مذہبی کر دیا ہے۔ جسطرح کوئی گھر نہین جسمین پانی اور آگ اور نمک اور ضرورت کی کل چیزین موجود نہ رہتی ہون۔ اسیطرح مسلمانون کا کوئی گھر نہین ہونا چاہیئے جسمین یہ کتاب نہو اور جو آگ اور پانی اور نمک کے برابر یہی دین کی قدر نہ کرے۔ اس سے کچھہ بحث نہین۔ قیمت ۸ ر اور محصول ڈاک ار ہے + المشتہر خاکسار فتح محمد خان مصنف الاسلام ہوشیارپور پنجاب

بگ جی G

یہ دوا اس ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے جسکو تمام یورپ کے نامی گرامی ڈاکٹر لقمان وقت جانتے ہین۔ ڈاکٹر مذکور کا دعوی ہے۔ کہ جدید یا کہنہ کسی قسم کا سوزاک ہو بلا تفریق عورت و مرد کے اس دوا کے ۵ روز کے استعمال کرنے سے بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ آجکل کے نوجوان ابتدا مین اس مرض کو حقیر سمجھکر بے توجہی اور بیغیرتی سے علمین لاتے ہین۔ یا نیم حکیم ڈاکٹرونکے علاج سے اپنی پیاری تندرستی کو خوفناک حالتمین دیکھتے ہین۔ اور امراض مہلکہ کا نشانہ بنکر بیموت مرتے ہین۔ یا بیغیرتی اور بیحیائی سے زندگی بسر کرتے ہین بعض حکمار کی کباب چینی و صندل وغیرہ کے استعمال کرانے سے یہ ضمی پیدا ہو کر مختلف قسم کی سخت مرض ظاہر ہوتے ہین۔ بلکہ عوام کے علاج سے اکثر پیشاب کا راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ بالکل بند ہو کر لاولدی اور ہلاکت کا ذائقہ چکہاتا ہے۔ اسلئے ۵ روز اس دوا کا استعمال ہر مریض کے لئے دوامی تندرستی قایم رکھنے کیواسطے ہر حالتمین فرض ہے۔ مجھہ بھی اپنی تحقیق کے ذریعہ سے بنظر عام ہمدردی یہ ظاہر کرنا لازم ہے۔ کہ سوزاک کے لئے اس سے بہتر دوا آجتک ایجاد نہین ہوئی۔ علاوہ بگ جی کا استعمال مرد عورت کے اندرونی عوارض خاص کے دور کرنے مین بھی جنکی تشریح خلاف تہذیب ہے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ ہر بوتل کے ساتھ نقول سارٹیفکٹ اور اسکا ڈائرکشن انگریزی زبان مین موجود ہے قیمت فی بوتل (۳ ر) المشتہر عبداللہ و محمد امین ایجنٹ نمبر ۵۴ رام مہن گھوس لین کولوٹولہ کلکتہ

CHAMBERLAN'S COLIC CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY.

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈایریا ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوائی) (جو امریکہ مین بنائی گئی ہے)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہے۔ جو تمام دنیا مین استعمال اور پسند کیجاتی ہے۔ تمام معدے کے دردون کو فورًا دفع کرتی ہے۔ قولنج۔ ہیضہ۔ پیچش۔ ظہیر دوامی ظہیر بچون کا ہیضہ۔ انتڑیونکی ہر قسم کی بیمارین

قیمت چھوٹی بوتل (۸ر) بڑی بوتل (۱ر) + ہر جگہہ دوا فروشون سے مل سکیگی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی +

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا